بابِ جبریل کا دیدار مقدّر ہو مرا

دیکھوں میں "بارشِ انوار" مدینے والے ﷺ

بارشِ انوار

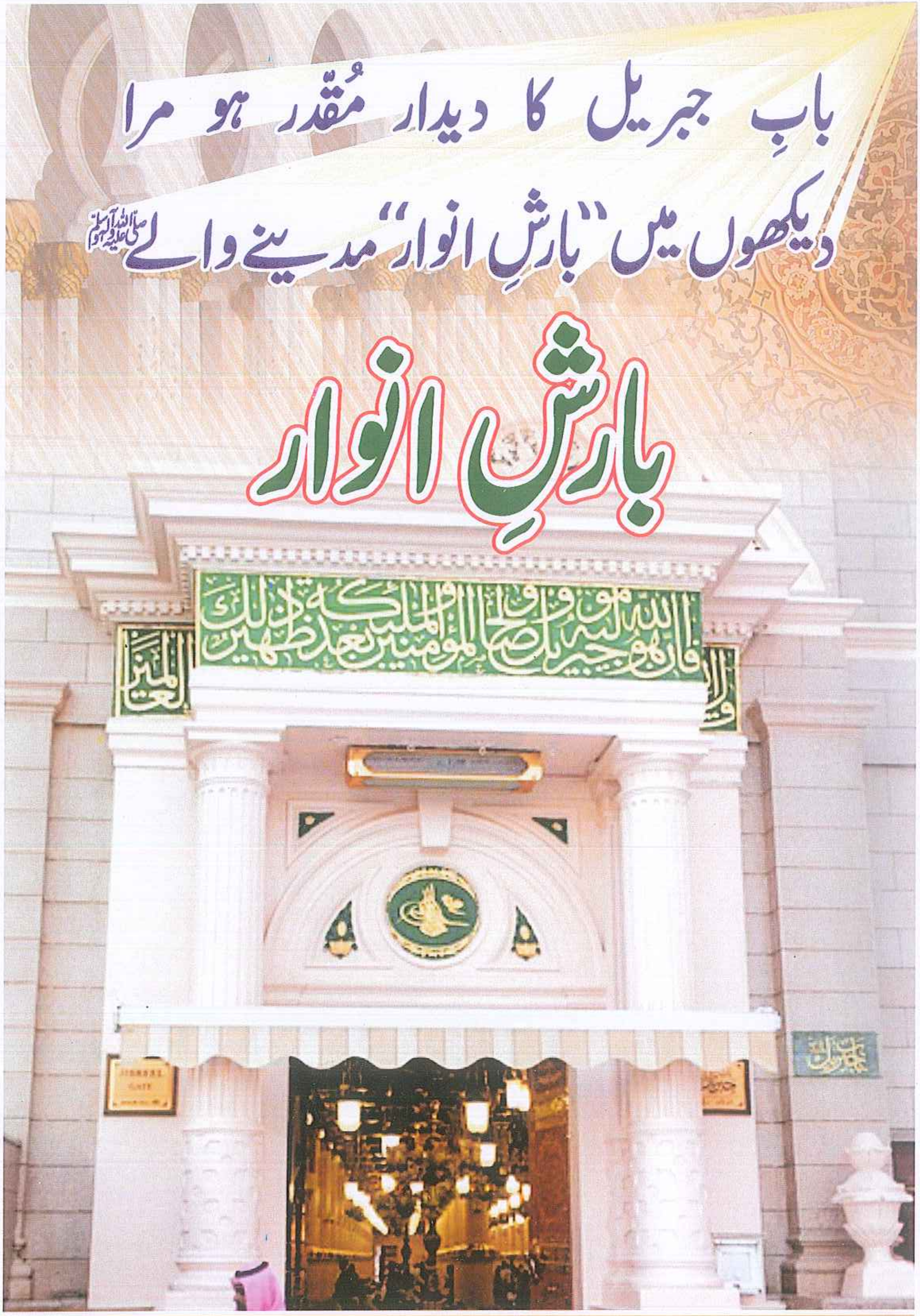

مسعود چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین انیس الغریبین رحمۃ للعالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھیں گے نعتِ نبیؐ ہی بہ فضلِ ربِ کریم
اسی لیے تو ملا فنِ شاعری ہم کو

بارشِ انوار

مسعود چشتی

راغب مُراد آبادی اکیڈمی، کراچی، پاکستان

بارشِ انوار

(جملہ حقوق حق فضیلت مآب حضرتِ سیّد عبدالعزیز، محترمہ سیّدہ نگہت و محترمہ سیّدہ شبنم، والدِ بزرگوار و ہمشیرگانِ مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب	:	بارشِ انوار
موضوع	:	شاعری
صنفِ سخن	:	نعتِ سیدِنا رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کاوشِ فکر	:	مسعود چشتی
زیرِ سرپرستی	:	اُستاذِ گرامی قدر حضرتِ راغب مُراد آبادی
مُرتبہ	:	سیّد خالد پرویز
پروف ریڈنگ	:	سیّدہ سمائلہ ناز گیلانی
کمپوزنگ	:	ادارہ نفیس
طبعِ اول	:	۱۴۲۱ ہجری / ۲۰۰۰ عیسوی
مطبع		
تعداد	:	۱۰۰۰
زیرِ اہتمام	:	راغب مُراد آبادی اکیڈمی کراچی، پاکستان
ہدیہ	:	۱۵۰ روپے (پاکستان) بیرونِ پاکستان ۱۰ امریکی ڈالر
ملنے کا پتا		☆ ویلکم بک پورٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ اردو بازار کراچی

☆ کتاب گھر بالمقابل وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج، گلشن اقبال کراچی

دُعائے انتِساب

فضیلت مآب ناناجان حضرتِ سیّد شاہ مُحمّد شاہ چشتی صابری قادریؒ

(خلد آشیاں)

عِزت مآب داداجان حضرتِ سیّد غلام مُصطفیٰ چشتی صابری قادری سراجیؒ

(خلد آشیاں)

قابلِ صداحترام نانی جان حضرتِ سیّدہ امیر بی بیؒ (خلد آشیاں)

قابلِ صد تکریم دادی جان حضرتِ سیّدہ حشمت بی بیؒ (خلد آشیاں)

کے نام

جن کا فیضانِ حُسنِ تربیت مجھے اپنے والدین کریمین کے ذریعے نصیب ہوا، بارگاہِ اللہ عزّوجلّ، میں بہ وسیلہ جلیلہ سیّدنا حضورؐ پرنور شافعِ یومِ نشور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم ملتجی ہوں کہ میرے جملہ بزرگوں کی اَرواح مقدّسہ و قبور مطہرہ پرمدام رحمتوں کا نزول ہو اُن کے درجات بلند ہوں اور بروزِ محشر سیّدنا شافعِ روزِ جزا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کی شفقت وشفاعت نصیب ہو۔
آمین یارب اللعالمین بحقِ انیسؐ الغریبینؐ راحتہ العاشقینؐ شمسِ العارفینؐ سراجؐ السالکینؐ، خاتم انبینؐ رَحمتہ للعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم

خادم الفقراء
مَسعُود چشتی

۵ ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ ھجری

احساسات

عنوان	نتیجہ فکر	صفحہ نمبر
○ زمینِ اعمال	حضرتِ صاحبزادہ میاں سیّد مُحمّد ضمیرالحق چشتی صابری مدّظلہ العالی	۹
○ یہ ہدیہ مسعود کہ ہے "بارشِ انوار"	حضرت راغب مُراد آبادی	۱۰
○ خُوش بختی کی دلیل	حضرت حفیظ تائب	۱۱
○ "بارشِ انوار" (صعتِ توشیح)	مَسعُود چشتی	۱۲
○ قطعہِ تاریخِ طباعت	حضرت راغب مُراد آبادی	۱۴
○ گلہائے تروتازہ بہ بارگاہِ رسُول کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم بہ صورتِ "بارشِ انوار"	مَسعُود چشتی	۱۵
○ چہرہ نما	سیّد مُحمّد شہزاد	۱۷۳

کہکشاں

نعتِ شریف کے مطلع کا پہلا مصرعہ	تعدادِ اشعار	صفحہ نمبر
(حمدِ ربِ رحیم و کریم عزّ و جل) ☆ قلبِ مؤمن کی صدا ہے اللہ اللہ ہُو	۸	۲۱
☆اِک نظر سُوئے گُنہ گار مدینے والےؐ	۹	۲۵
☆کتابِ زیست کا جب آنؐ سے اِنتساب ہُوا	۲+۱۱	۲۷
☆فروغِ فکرِ رسا ئر بہ سَر مدینہ ہے	۳+۱۰	۳۱
☆سُوئے طابہ مدحتِ آقاؐ سُناتے جائیں گے	۷	۳۵
☆پڑھا حضورؐ پہ جس نے خلوصِ دِل سے دُرود	۳+۱۰	۳۷
☆مدحتِ "رسُولِ اکرمؐ" صلی اللہ علیہ وسلم "صنعتِ توشیح" میں	۸	۴۰
☆مسعودؔ کو ہے مدحتِ سرکارؐ سے نسبت	۲+۱۱	۴۳
☆بے مثل ہیں یہ گلشنِ خیر الوراؐ کے پھول	۳+۱۵	۴۷
☆خُلدِ نظر ہو گنبدِ اخضر خدا کرے	۲۷	۵۱
☆ہے روضۂ سرکارؐ پہ جانے کی تمنا	۲+۱۱	۵۷
☆بروزِ حشر جو نبی آپؐ کو پکارا ہے	۳+۱۵	۶۱

کہکشاں

نعتِ شریف کے مطلع کا پہلا مصرعہ	تعدادِ اشعار	صفحہ نمبر
☆جبینِ شوق جُھکے شکرِ ایزدی کے لیے	۲+۱۱	۶۵
☆زہے نصیب مِلی نسبتِ نبیؐ ہم کو	۳+۱۵	۶۹
☆کر رہا ہُوں مدحتِ خیر البشرؐ تحریر پھر	۳+۱۵	۷۳
☆گر رہے سرکارؐ کا اُسوہ نظر کے سامنے	۲+۱۱	۷۷
☆خُدا کے قُرب کی منزل مُحمّدؐ ہیں مُحمّدؐ ہیں	۹	۸۱
☆مسعودؔ خاکِ طیبہ کو چوما کریں گے ہم	۸	۸۳
☆درِ حضورؐ کے شام و سحر میں مانگوں گا	۹	۸۵
☆مُعترف ہے سارا عالم آپؐ کی توقیر کا	۳+۱۵	۸۷
☆جوہرِ فکرِ رسا نعتِ حضورؐ	۱۳	۹۱
جو خُوش نصیب درِ آں جنابؐ دیکھیں گے	۸	۹۵
(پنجابی نعتِ پاکؐ بطورِ نمونہ) ☆چل مسعودؔ مدینے نوں جتھے پاک نبیؐ دا روضا اے	۷	۹۷
☆خالق نے کی عطا ہمیں نعمت دُرود کی	۳+۱۰	۹۹
☆تسکینِ دِل کے واسطے غم خوارؐ آ گئے	۷	۱۰۳
☆ہُوا ازل ہی سے دِل ہے شیدا جمالِ پاک مُحمّدیؐ کا	۲+۱۱	۱۰۵
☆تخلیقِ کائنات کا باعث حضورؐ ہیں	۸	۱۰۹

کہکشاں

نعتِ شریف کے مطلع کا پہلا مصرعہ	تعدادِ اشعار	صفحہ نمبر
☆جو ہیں رسولِ خدا اُن کا ذکر عام کرو	۹	۱۱۱
☆یارب نصیب ہو درِ خیر الورا کی بھیک	۱۱+۲	۱۱۳
☆دِل میں یادِ نبی بسالی ہے	۹	۱۱۷
☆کرلی ہے جس نے دِل سے اطاعت حضور کی	۳۶+۲	۱۱۹
☆ہیں وہ خوش بخت جو رحمت کے جہاں تک پہنچے	۱۱+۲	۱۲۷
☆مرے سرکار کی جو گفت گو ہے	۱۷	۱۳۱
☆وابستگی حضور سے یارب سدا رہے	۱۲	۱۳۵
☆مومنو! سرکارِ بطحا کی اطاعت شرط ہے	۹	۱۳۹
☆ہر ایک وصف میں کامل حضور ہی ہیں فقط	۹	۱۴۱
☆شہرت کی ہوس ہے نہ میں زر مانگ رہا ہوں	۷	۱۴۳
☆تھی فضا تیرہ و تار اُن کی ضیا سے پہلے	۱۱+۲	۱۴۵
☆دیدنی ہے چار سُو غارِ حرا کی روشنی	۴۵+۳	۱۴۹
☆جو غلامِ سیدِ کون و مکاں ہو جائے گا	۱۶+۲	۱۵۹
☆یادِ سرکار میں جو بسر ہو گئی	۲۹	۱۶۳
ہدیہ سلام محبت و عقیدت بہ بارگاہِ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ☆ذاتِ خیر البشر پر کروڑوں سلام	۱۵	۱۶۹

کہکشاں

قطعہِ نعتِ شریف کے مطلع کا پہلا مصرعہ	تعدادِ اشعار	صفحہ نمبر
☆آو حضور بار زندگی کرلیں	۵	۳۰
☆خلدِ نظر ہو گنبدِ خضرا ایک تمنا یہ بھی ہے	۵	۳۴
☆اُن کا مدحت سرا خالقِ دو جہاں	۵	۴۲
☆شفیعِ حشر آئے ہیں شہِ خیر الورا بن کر	۵	۴۶
☆کرپاؤں کیا بیان میں عظمت حضور کی	۵	۶۰
☆زہے نصیب درِ مصطفیٰ پہ جاوں گا	۵	۶۸
☆اِسمِ سرکار کی برکت میں بتاوں کیسے ؟	۵	۸۰
☆رہے نگاہ میں طیبہ نگر میں دُعا کرنا	۵	۹۴
☆اُن کی اُلفت سے واسطہ رکھنا	۶	۱۰۲
☆دِلوں سے دُور وہ رنج والم کو کرتے ہیں	۴	۱۰۸
☆شہرِ طیبہ سے ہو کے آئے ہیں	۵	۱۱۶
☆میری جانب اِک نظر یا رحمۃ للعالمین	۵	۱۳۰
☆بارشِ انوار جاری ہے دِلِ بیدار پر	۴	۱۳۸
☆رنج والم نے گھیر لیا اِک نظر حضور	۵	۱۴۸

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بارشِ انوار

زمینِ اعمال

حضرتِ صاحبزادہ میاں سید محمد ضمیر الحق

چشتی صابری مدظلہ العالی

مدیرِ اعلیٰ
صاحبزادہ محمد ضمیر الحق
ایم اے، ایم ایڈ
ماہنامہ السراج
لال دین پیپلز کالونی ۱
فیصل آباد فون ۲۶۳۸۶

عزیزی اسد مسعود بخاری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اس نے آپ کی تخلیقی صلاحیت کو وجۂ تخلیقِ کائنات کی نعت کے ساتھ مختص کر دیا ہے۔ اس پر آپ جس قدر بھی قدرت کا شکر ادا کریں کم ہے۔ اب آپ کو اپنا مجموعۂ نعت "بارشِ انوار" کے نام سے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ جس پر میری خصوصی دعا ہے کہ مولائے کائنات کے دربار میں یہ ہدیہ قبول و منظور ہو اور اس بارش سے آپ کی زمینِ اعمال سرسبز و شاداب ہو آمین

خادم الفقراء
محمد ضمیر الحق چشتی صابری
فیصل آباد
8-5-2000

بارشِ انوار

یہ ہدیہ مسعود کہ ہے "بارشِ انوار"

حضرت راغب مرادآبادی

یہ ہدیہ مسعود کہ ہے "بارشِ انوار" — فرمائیں قبول آپ اسے سیدِ ابرار
یہ آپ کے خوش بخت غلاموں کی ہیں صفیں — چشمِ کرم اٹھی رہے ان پہ بھی سرکار
جاری ہی رہے سلسلۂ نعت نگاری — اور نعت کا ہر شعر ہو رشکِ گلِ بے خار
در پہ ہی بلا لیجیے مسعود کو مولا! — یہ آپ ہی کی خاص توجہ کے ہیں حق دار
مسعود کے ہیں تائب[1] خوش فکر دعا گو — جو خود بھی غلام آپ کے ہیں سید احرار
چلتے رہیں راہِ عمل خیر پہ مسعود — تا منزلِ مقصود رسائی نہیں دشوار

راغب ہے تو ہے بس جملہ خدامِ محمد
اس پر بھی نگاہِ کرم اے شافعِ غفار

۱۔ حضرت حفیظ تائب

راغب مرادآبادی
۱۳ ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری

بارشِ انوار

خُوش بختی کی دلیل

حضرت حفیظ تائب

ذات و صفاتِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف مسلسل رجوع
خوش بختی کی دلیل ہے اور ایسے خوش بختوں میں مسعود چشتی بھی شامل ہیں،
جو نعت شریف کا دوسرا مجموعہ لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہیں
یہ مجموعہ اُن کے فنی و فکری انہماک اور منعوتِ دو جہاں سے
گہری وابستگی کا آئینہ دار ہے۔ حضور علیہ السلام کے اوصافِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ
آپ کی تعلیماتِ مبارکہ کو بالخصوص موضوعِ نعت بنایا گیا ہے۔ حاضری اور حضوری
کی تمناؤں کو بڑے منفرد انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ادبِ نبوی کی طرف بھی قارئین
کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

یوں یہ مختصر سا مجموعۂ نعت، نعت کی آگے ہی آگے بڑھتی روایت
میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔

حفیظ تائب
۹۔ فروری ۲۰۰۰ء

یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

اظہارِ تشکر

اُستاذِ گرامی قدر، حکیم الشعراء حضرت راغب مرادآبادیؒ نے نعت گوئی کے جادۂ ضوبار پر میری راہنمائی فرمائی اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں اپنی بساط کے مطابق بارگاہِ ختم مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی محبتوں، عقیدتوں اور چاہتوں کا دل کی گہرائیوں سے اظہار مسعود کرسکوں۔

اور حضرت پروفیسر حفیظ تائبؒ کو بھی اپنا استاذِ وقار مانتا ہوں کہ انھوں نے نعت گوئی میں احتیاط و اظہارِ عقیدت کے اہم پہلوؤں سے مجھے روشناس کرایا جو کہ نعت گوئی کے لئے بے حد ضروری ہیں۔

ان دونوں عظیم شخصیات کا ممنونِ احسان ہوں اور بارگاہِ ایزدی میں دُعا گو ہوں کی سید المرسلین، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء گوئی کے صدقے ان کے درجات بلند ہوں۔

سیدنا شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت شفاعت نصیب ہو (آمین بجق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

قطعہ

رہ نمائی مجھ کو سُوئے راہِ صائب چاہیے
اور درمانِ غم و رنج و مصائب چاہیے
نعت گوئی میں بفضلِ ایزدی مسعود کو
فکر ☆ راغب اور اسے اندازِ ☆ تائب چاہیے

☆ استاذ گرامی قدر، حکیم الشعراء حضرت راغب مرادآبادیؒ
☆ استاذ محترم، منفرد و ممتاز نعت گو حضرت حفیظ تائبؒ

مسعود چشتی

۲۹ صفر ۱۴۲۰ ہجری

"بارشِ انوار"

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ب) "بارشِ انوار" ہے مجموعۂ نعتِ نبیؐ
(ا) اِس میں اظہارِ عقیدت ہے شہِ لولاکؐ سے
(ر) رحمۃ للعالمینؐ کا خاص یہ احسان ہے
(ش) شاعری کی صنفِ اعلیٰ زینتِ قرطاس ہے
(ا) انتہائی شکر و ناز و عجز کا ہے یہ مقام
(ن) نعمتِ عظمیٰ ہے یہ اِس میں نہیں کوئی کلام
(و) وصفِ حضرۃؐ کر سکے کوئی بیاں ممکن نہیں
(ا) اُنؐ کی مدحت سے رہے جو گُل فشاں، ہی باغِ دِل
(ر) رفعتِ ادراک کا بھی جو وسیلہ بن گئی

("بارشِ انوار")

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"صنعتِ توشیح" میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ب) بار آور ہو گئی ہے میرے دِل کی آس بھی
(ا) اسعدِ مسعودؔ کی یہ ترجمانِ دِل بنی
(ر) رافت و رحمت رسولِ پاکؐ کی مجھ کو ملی
(ش) شکرِ ایزدؔ دولتِ نعتِ نبیؐ حاصل ہوئی
(ا) اُنؐ کی اُلفت سے ہے روشن میری ساری زندگی
(ن) نعتِ شاہِ دوسرا ہی سے دِل میں روشنی
(و) واقفِ اوصافِ حضرۃؐ ذاتِ پاکِ ایزدیؐ
(ا) ابتسامِ دِل ملے پھر اور دائم تازگی
(ر) رحمتِ عالمؐ کی نعتِ پاکؐ رشکِ آگہی

("بارشِ انوار")

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسعودؔ چشتی

گُل ہائے تر و تازہ بہ بارگاہِ سیدنا رَسُولِ کریم روف ور حیم علیہ التحیہ والتسلیم

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم) بہ صُورتِ "بارشِ انوار"

مَسعُود چشتی

اللہ عزّ و جلّ کی ذات وحدہٗ لاشریک ہے جس کا کوئی ثانی و ہم سر نہیں وہی معبودِ حقیقی ہے اُسی کے حکم سے نظامِ کائنات ہمہ وقت مصروفِ عمل ہے، سب سے بڑا بادشاہ، اس کی سلطنت تمام زمینوں اور آسمانوں پر محیط ہے۔ اپنی مخلوق کے لیے ہمارے خیال و گمان سے بھی زیادہ رحیم وکریم ورحمٰن ہے۔ اُس کی حمد و ثنا رقم کرنے کے لیے اگر ساری کائناتوں کی زمینیں لوح، تمام سمندر روشنائی، تمام شجر قلم بن جائیں تو بھی یہ ہرگز ممکن نہ ہو سکے کہ ربِ العلیٰ عزّ و جلّ کی حمد و ثنا بیان ہو سکے۔ اُسی کے لیے تمام بڑائیاں اور تعریفیں ہیں۔

انتہائی خُلوص و عقیدت و عجز و نیاز و انکسار کے ساتھ بہ حکم ربِّ رحیم و کریم عزّ و جلّ، بارگاہِ بے کس پناہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ دُرود و سلام۔

سیدنا خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کی ذاتِ ستودہ صفات رَحمتِ شش جہات، فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کی بعثتِ مُبارکہ سے ظلمتِ کفر و شرک چھٹی اور نُورِ ربِ ارض و سما عزّ و جلّ سے ساری کائنات ضوبار ہو گئی، انسانیت کو عروج لازوال سے سرفراز کر دیا گیا۔

سیدنا مُحسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کے فیض و کرم سے رہزن راہبر، غلام زمانے کے امام، قطرے بحرِ بیکراں اور ذرّے آفتابِ درخشندہ بن گئے۔ بے کیف دِلوں کو نُورِ ایمان نصیب ہُوا، صحرائے کائنات کو گُل ہائے تر و تازہ سے معمور فرما دیا گیا۔ بے رنگ و بے کیف زندگی شاداب و آباد ہو گئی، سسکتی اور دم توڑتی ہوئی انسانیت کو اعلیٰ و ارفع معیار عطا ہُوئے، تہذیب و تمدّن سے ناآشنا، حسنِ تہذیب و تمدن کے علمبردار بنے، درندہ و وحشی صفت انسانوں کو وہ درسِ اُخوت و محبّت و ایثار پڑھا دیا کہ جس کی مثال پھر نہ مِل سکی۔

سیدنا مُمدوحِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کی مدح و ثنا میں تمام کائنات رطب اللّسان ہو گئی اور سیدنا خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کی نُبوت و رسالت کی شہادت دینے کے لیے سنگ ریزوں تک کو قوتِ گویائی عطا فرما دی گئی۔

سیدنا امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کے ذکرِ خیر کو اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جلّ نے بُلند فرما دینے کی نویدِ سعید اُم الکتاب میں سُنائی۔ جس کی صداقت و حقانیت کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ مِدحتِ کنزُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم قبلِ آفرینش سے جاری و ساری تھی اور آج بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گی (اس کی تفصیل کے لیے میرا مقالہ "مِدحتِ کنزُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم وُرودِ مَسعُود سے پہلے اور تاحال (چند مثالیں)" ماہانہ السّراج فیصل آباد جون، جولائی ۱۹۹۹ء تا فروری ۲۰۰۰ء تک ملاحظہ ہو۔ سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسلّم کا ذکرِ خیر بے شمار فضائل و بَرکات کے علاوہ اِس فضیلت و بَرکت کا بھی حامل ہے کہ اِس سے تسکینِ قلب و جاں اور ایمان و عرفان وَ علم و آگہی کو جِلا نصیب ہوتی ہے۔

میری شفیق و محترمہ والدہ ماجدہ سیدہ رشیدہ بی بی (خُلد آشیاں) کا انتقالِ

پُرملال بروز جمعۃ المبارک ۲۵/ اگست ۱۹۸۹ عیسوی بمطابق ۲۲/ محرم الحرام ۱۴۱۰ ہجری میں ہُوا اُس وقت میں ایف-ایس سی (پری میڈیکل) کا طالب علم تھا-اِس اندوہناک حادثے کے بعد میری کیفیت عجیب ہو گئی گھر واپس آنے کو دل نہ چاہتا- زندگی بالکل بے رنگ و بے کیف ہو کر رہ گئی اُس عالمِ یاس و حسرت وبیچارگی

میں میرے آقا سیّدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبّت و شفقت وعنایت و رحمت وجود و کرم نے مجھے اپنے دامنِ رحمت میں یُوں لے لیا کہ اُس کیفیت کے اظہار کے لیے الفاظ محتاجِ بیان ہیں-مختصراً ایک چھوٹی سی مثال بیان کرتاہُوں جو شاید اُس کیفیت کی کچھ غمازی کر سکے -کہ "جیسے ایک شخص کسی ریگستانِ بے آب و گیاہ میں راستا بھٹک جائے- جہاں دُور دُور تک زندگی کے آثار مفقود ہوں'ہُو کا عالم ہو' چلچلاتی جسم وروح کو جُھلسا دینے والی شدید دھوپ ہو اور وہ شخص بے یار ومددگار' بے کسی وبے چارگی کی مجسم تصویر بنا حیران و پریشان ہو' تو ایسے میں سحابِ رحمت آئیں اور اُسے اپنے دامنِ پناہ میں لے کر اُس کی بنجر زمینِ اُمید پر ایسے برسیں کہ اُسے سیراب وشاداب کر دیں-بعینہٖ محترمہ ومکرمہ والدہ ماجدہ کے وصال شریف کے بعد میرے سیدنا انیس الغریبینؐ سرورِ عالمینؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میرے سر پر اپنی ردائے رحمت کا سایہ فرمادیا-

میں جیسے ہی دامنِ طلب پھیلائے سیدنا قاسم العالمینؐ وخاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ رحمت پناہ میں ملتجی ہُوا تو میرے آقا و مولیٰ ملجاوماویٰ سیدِ ارض وسما صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فیض وکرم ابرِ رحمت کی صُورت میری بنجر زمینِ طلب پر یُوں برسا کہ اسے سیراب وسرسبز وشاداب کر کے دائمی شگفتگی و

تازگی عطا فرمادی-

ربّ غفور الرحیم عزوجل' کے کرم اور سیدنا انیس العالمینؐ رحمۃ للعالمینؐ' شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیہم رافت و رحمت سے مجھے نعتِ پاکؐ کی خیرات دامنِ طلب سے بھی سوا عنایت ہُوئی اور بفضلہٖ تعالیٰ عزوجل' ہو رہی ہے-

پہلا نعتیہ مجموعہ کلام "تسکینِ قلب" نومبر ۱۹۹۸ عیسوی بمطابق رجب ۱۴۱۹ ہجری میں اُستاذِ گرامی قدر حضرتِ راغب مُرادآبادی صاحب کی زیرِ سرپرستی منصۂ شہود پر آیا اور اُسی ماہ (یعنی نومبر ۱۹۹۸ء) بہ توسط اخی المکرم جناب سید ہُمایوں رشید و محترم ومکرم جناب احمد علی سید اور مکین مدینہ کریمہ علیٰ صاحبہ الصلوۃ والسلام حضرتِ محمّد عاشق المدنی' بارگاہ سیدنا رسُول انام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں شرفِ قبولیت کی سعادتِ عظیمہ سے سرفراز ہُوا- الحمد للہ علیٰ احسانہٖ کہ "تسکینِ قلب" ہی سے میری شناخت سیدنا رحمۃ للعالمینؐ وسید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ادنیٰ ترین نعت گو کی حیثیت سے ہُوئی اور کیفیت کچھ یوں ہُوئی کہ

کتابِ زیست کا جب اُنؐ سے انتساب ہُوا
حیات کا مری روشن ہر ایک باب ہُوا

اب الحمد للہ علیٰ احسانہٖ کہ مجھ ہیچ مداں کو سیدنا شفیع روزِ جزاؐ محبوبِ خُداؐ'

رحمتِ ارض و سما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے پھر یہ سعادتِ عظیم ترین حاصل ہو رہی ہے کہ میں گدائے بے نوا حقیر و عاجز و مسکین اپنی محبتوں اور عقیدتوں کے امکان بھر گلہائے تر و تازہ بصورت "بارشِ انوار" بارگاہ رسولِ کریم رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے کر بہ ہزار عجز و نیاز و خلوص و عقیدت و انکسار اور کمالِ ادب و احترام کے ساتھ دست بستہ حاضر ہونے کی سعادتِ مسعود حاصل کر رہا ہوں۔

اور بارگاہ رحمت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عجز و نیاز و انکسار کے ساتھ ملتجی ہوں کہ سیدنا سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِسے قبول و منظور فرمالیں تو مجھ حقیر و عاجز و مسکین کی طمانیتِ قلبی و حوصلہ افزائی کا باعث ہوگا

اللہ پاک عزّوجل' سے بہ نہایت خلوصِ قلبی سے التجا ہے کہ مجھ ہیچ مداں کو دائمی طور پر سیدنا سرکارِ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا کی توفیق عنایت ہو اور جنابِ سیدِ رسالت مآبؐ صاحبِ اُم الکتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت سے دل کے تمام گوشے منور و ضو فشاں رہیں۔

دُنیا کی اُلفتوں سے رہے بے نیاز دل
غالب رہے ہمیشہ محبت حضورؐ کی

اور سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بہ ہزار عجز و نیاز و کمالِ ادب و احترام سے درخواست ہے کہ ؎

کبھی تاریک نہ ہونے دے مرا خانۂ دِل
آپؐ کی مدحتِ ضوبار مدینے والےؐ

مَیں اپنے شفیق و محترم المقام والدِ گرامی قدر حضرت سید عبد العزیزؒ عزت مآب مخدوم و مرشد (جن کے فیضان نظر سے مجھے متاعِ علم و آگہی نصیب ہوئی) حضرتِ صاحبزادہ سید محمدؒ ضمیر الحق چشتی صابری مدظلہ العالی' فضیلت مآب استاذِ گرامی قدر (جن کی محبت و شفقت و رہنمائی جادہ ضوبار میں میری ممد و معاون ہے) حکیم الشعراء حضرتِ راغبؔ مراد آبادی' انتہائی محبتوں کے امین حضرتِ پروفیسر حفیظ تائبؔ' اخی المکرم جنابِ افضل الفتؔ (جن کی ذات مجسم الفت و شفقت ہے) تمام بزرگوں اور دوستوں کا انتہائی ممنونِ احسان ہوں کہ جنھوں نے کسی نہ کسی طور پر "بارشِ انوار" کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں میری معاونت فرمائی۔ اللہ پاک عزّوجل' سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقے میں اُنہیں دنیوی و اُخروی کامیابی و کامرانی سے سرفراز فرمائے۔ (آمین بحقِ سید المرسلینؐ رحمۃ للعالمینؐ راحۃ العاشقینؐ انیس الغریبینؐ خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مَیں قارئینِ کرام کے مفید مشوروں اور گراں اَرز آرا کا منتظر رہوں گا۔

☆☆☆☆☆

حمدِ ربِ کریم

عزّوجلّ

قلبِ مؤمن کی صدا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو
مالکِ ارض و سما ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

نُورِ خالق ہی عیاں ہے اِس جہاں میں چار سُو
چاند تاروں میں ضیا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

مَیں پڑوں بیمار جب دیتا ہے مجھ کو جو شِفا
بالیقیں ربِ عُلا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

مدحتِ خیرالوریٰ کی جو مجھے توفیق دی
یہ بھی تیری ہی عطا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

یاالٰہی چشمِ رحمت، مَیں بھی تو یہ کہہ سکوں
ارضِ طیبہ کی فضا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

محفلِ ذکرِ خدا میں ہوگیا شامل جو مَیں
مِل گئی دِل کو جِلا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

طُول و عرضِ ارض میں بھی اُس کا ذکرِ پاک ہے
ہر طرف جلوہ نُما ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

کیوں کرے مسعود چشتی فکر کوئی بھی بھلا
حافظ و ناصر خُدا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

عزّوجلّ

یاالٰہی چشمِ رحمت، مَیں بھی تو یہ کہہ سکوں
اَرضِ طیبہ کی فضا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

محفلِ ذکرِ خدا میں ہوگیا شامل جو مَیں
مِل گئی دِل کو جِلا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

طُول و عرضِ اَرض میں بھی اُس کا ذکرِ پاک ہے
ہر طرف جلوہ نُما ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

کیوں کرے مسعودؔ چشتی فکر کوئی بھی بَھلا
حافظ و ناصر خُدا ہے اللہ اللہ اللہ ہُو

عزّوجلّ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۱

اللہ نے توصیفِ نبیؐ تجھ کو سِکھائی
مسعودؔ ہُوئی جادۂ ضوبار سے نِسبت۔

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۲

☆ پہلے نعتیہ مجموعہ کلام "تسکینِ قلب" میں قطعاتِ مدحتِ مُمدوحِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ نعتوں کی تعدادِ مُقدسہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ (ظاھری) کی نِسبت سے رکھی گئی تھی۔
مسعودؔ چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسعودؔ چشتی آپؐ کے در کا گدا حضورؐ
لایا ہے نذر کرنے کو اپنی وفا کے پھول

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ "بارشِ انوار" میں قطعاتِ نعتِ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ، نعتوں کی تعدادِ مقدسہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلانِ نبوت کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔

مسعودؔ چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِک نظر سوئے گنہ گار مدینے والے
زندگی ہوگئی دُشوار مدینے والے

بابِ جبریلؑ کا دیدار مقدر ہو مرا
دیکھوں میں بارشِ انوار مدینے والے

آپؐ کے عشق سے معمور جو دائم ہی رہے
ہو عطا وہ دلِ بیدار مدینے والے

آرزو ہے یہی آقاؐ کہ مدینے پہنچوں
زندگی ہے یہاں بے کار مدینے والے

کبھی تاریک نہ ہونے دے مرا خانۂ دِل
آپؐ کی مدحتِ ضَو بار مدینے والے

دِل سے ہو ذکرِ دُرود اور سلامِ قلبی
پھر کروں نذر مَیں اشعار مدینے والے

عِشرتِ رُوح کا ساماں بھی مدینے میں ملے
ہو نصیب آپؐ کا دیدار مدینے والے

آپؐ کے اُسوۂ اطہر پہ عمل ہو دائم
زندگی پھر رہے ضَوبار مدینے والے

فکرِ دُنیا رہے مسعودؔ کے دِل کو کیوں کر
آپؐ جب اِس کے ہیں غم خوار مدینے والے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کتابِ زیست کا جب اُنؐ سے اِنتساب ہُوا
حیات کا مری روشن ہر ایک باب ہُوا

دُرود پڑھ کے جو خُوش بخت محوِ خواب ہُوا
بروزِ حشر شفاعت سے اِنتساب ہُوا

جو مَیں حضورؐ کی مدحت سے فیض یاب ہُوا
زہے نصیب مرا پُورا یہ بھی خواب ہُوا

ہُوا نہ آپؐ کی عظمت کا بُولہب قائل
شدید اُس پہ اِسی واسطے عذاب ہُوا

بارشِ انوار

وہیں وہ ہوگیا ٹکڑے یہ دیکھا عالم نے
اِشارہ آپؐ کا جب سُوئے ماہتاب ہُوا

ہُوا جو مَس مرے سرکارؐ کی کفِ پا سے
وہ ذرّہ خاک کا صد رشکِ آفتاب ہُوا

عطائے ربِ جہاں سے ہر ایک عالم ہی
مرے حضورؐ کی رحمت سے فیض یاب ہُوا

ہے فیضِ عام یہ سرکارؐ کے پسینے کا
ہر ایک گُل جو گلستاں کا مُشک یاب ہُوا

پڑی نگاہ جو اپنے سیاہ دامن پر
حضورؐ میں تو ندامت سے آب آب ہُوا

بارشِ انوار

امام و سرور و سلطانِ انبیاؑ کے لیے
ازل ہی سے میرے آقاؐ کا انتخاب ہُوا

نہیں حضورؐ کی کوئی مِثال اے مسعودؔ
نہیں کہیں بھی نہیں آپؐ سا جناب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرکارِ کائناتؐ کی چاہت نصیب ہو
روزِ حساب اُنؐ کی شفاعت نصیب ہو
کیا خوف ایسی موت کا مسعودؔ جس کے بعد
سرکارِ دوجہاںؐ کی زیارت نصیب ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آؤ ضوبار زندگی کرلیں
ذکرِ محبوبؐ ایزدی کرلیں

چاہتے ہیں جو لوگ قربِ خدا
سرورِ دیںؐ کی پیروی کرلیں

عشقِ سرکارؐ کے جلا کے چراغ
بزمِ ہستی میں روشنی کرلیں

ہو گی حاصل رضائے ربِ کریم
اُنؐ کے روضے کی چاکری کرلیں

کرکے مسعودؔ درگذر غم سے
ہم ادا سنتِ نبیؐ کرلیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فروغِ فکرِ رسا سر بہ سر مدینہ ہے
زہے نصیب کہ خُلدِ نظر مدینہ ہے

کرے وہ ناز، نہ کیوں اپنی خوش نصیبی پر
نصیب جس کو بھی شام و سحر مدینہ ہے

مثال کون و مکاں میں کوئی نہیں اِس کی
مرے نبیؐ مکرمؐ کا گھر مدینہ ہے

نہیں جہان میں پُرسانِ حال جن کا کوئی
اُنہی کی جائے اماں، چارہ گر مدینہ ہے

بارشِ انوار

نصیب جاگ اُٹھیں، لوٹ کر نہ آؤں میں
جو لے چلے مجھے قسمت جدھر مدینہ ہے

یہاں پہ عرضِ غمِ دل سُنانا تُو، لیکن
مقامِ عجز و ادب چشمِ تر، مدینہ ہے

جمالِ گُنبدِ خضرا بسا ہے نظروں میں
مرے خیال میں اب جلوہ گر مدینہ ہے

مِلے جہاں سے گداؤں کو رِفعت و عظمت
مرے رَسولِ معظمؐ کا در مدینہ ہے

مِلے گا جادۂ پُرنور کا جہاں سے پتا
شفیعِ روزِ جزاؐ کا وہ گھر مدینہ ہے

بارشِ انوار

مِلے گی منزلِ مقصود مجھ کو بھی مسعودؔ
زہے نصیب مرا راہ بر مدینہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بہ صد خلوص و عقیدت سلام عرض کروں
حضورؐ! دِل کا میں اپنے پیام عرض کروں

نصیب میں ہو مرے حاضری مدینے کی
وہاں پہ آپؐ کی نعتیں تمام عرض کروں

یہی ہے آرزو مسعودؔ ضوفگن دِل میں
پہنچ کے طیبہ نگر بھی سلام عرض کروں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خُلدِ نظر ہو گنبدِ خضرا ایک تمنّا یہ بھی ہے
مَیں دیکھوں سرکارؐ کا روضا ایک تمنّا یہ بھی ہے

آپؐ کا نام، آتے ہی زُباں پر میری مُشکل آساں ہو
غم نہ رہے پھر روزِ جزا کا ایک تمنّا یہ بھی ہے

طیبہ نگر کی گلیوں ہی میں پھرتا رہوں مَیں شام و سحر
لوگ کہیں سرکارؐ کا منگتا ایک تمنّا یہ بھی ہے

لِکھتا رہوں اوصافِ حمیدہ سرورِ عالمؐ ہی کے مُدام
آپؐ کی نعتیں اور قصیدہ ایک تمنّا یہ بھی ہے

مل جائے مسعودؔ سعادت جان نچھاور اُنؐ پہ کروں
ہوجائے ارمان یہ پُورا ایک تمنّا یہ بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سُوئے طابہ مدحتِ آقاؐ سُناتے جائیں گے
رَحمتِ باری کے گوہر پھر اُٹھاتے جائیں گے

روزِ محشر سیّدِ والاؐ کے ہیں جو بھی غلام
سُوئے جنّت فضلِ رب سے مُسکراتے جائیں گے

حاضری کا بھی شَرَف سرکارؐ بخشیں گے اُنہیں
اَشک جو ہجرِ مدینہ میں بہاتے جائیں گے

آنے والے وقت ہی کی ضوفشانی کے لیے
شمعیں نعتِ سرورِ دیںؐ کی جلاتے جائیں گے

بارشِ انوار

اُسوۂ سرکارؐ پر کرتے ہوئے دائم عمل
ظلمتِ کفر و جہالت کو مٹاتے جائیں گے

کر کے روشن مشعلِ عشقِ شہِ ابرارؐ کو
آنے والی نسلوں کو ہم رہ دکھاتے جائیں گے

جن میں ہو گی آپؐ کی مسعود اُلفت جاگزیں
دِل وہ مثلِ ماہِ کامل جگمگاتے جائیں گے

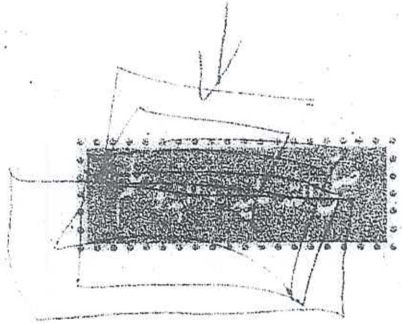

بارشِ انوار

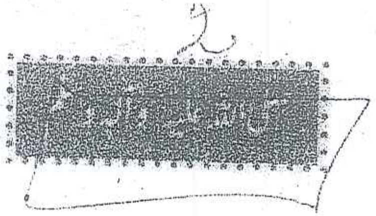

پڑھا حضورؐ پہ جس نے خلوصِ دِل سے درُود
خوشا کہ ہے حرمین اُس کی منزلِ مقصود

خدا کی رحمتیں نازِل ہیں پھر تسلسل سے
رسولِ پاکؐ کا جب سے ہے اِس جہاں میں ورُود

سبھی ہیں مدح سرا آپؐ کے مرے آقاؐ
ہوں برہمن کہ نصاریٰ یہود ہوں کہ ہنود

جلائیں علم و عمل کی جہان میں شمعیں
کیا ہے ختم نبیؐ نے جہاں سے جہلِ سرُود

ملے حضورؐ کی اُمت کو پھر عروجِ دوام
یہی دُعا ہے مری اے مرے خدائے ودود

وہیؐ ہیں احمدِؐ مُرسلؐ شفیعِ روزِ جزاؐ
وہیؐ ہیں حامدِؐ و طٰہٰؐ وہیؐ تو ہیں محمودؐ

دُعائیں ربِ عُلا سے برائے اُمت ہیں
عزیز آپؐ کو اُمت کی ہے بہت بہبود

کہوں گا پھر کہ ہوئی سُرخرو حیات مری
جو کام آئے رہِ مصطفیٰؐ میں میرا وجود

دیا شعور نبیؐ نے بہ صورتِ قرآں
بتائیں آپؐ نے آکر ہمیں خُدا کی حدود

ہو اِس پہ چشمِ عنایت بُلائیے طیبہ
ہے مضطرب مرے آقاؐ بہت ہی یہ مسعود

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ظلمت کی گھٹا آپؐ کے آنے سے ٹلی ہے
بگڑی ہوئی تقدیر زمانے کی بنی ہے
بنتی ہے مسلسل ہی جو ایمان کا باعث
وہ حُبِ نبیؐ حُبِ نبیؐ حُبِ نبیؐ ہے
جس کے ہیں گدا بادشہوں سے بھی مکرم
اِس بزمِ دوعالم میں وہ آقاؐ کی گلی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدحتِ "رسولِ اکرمؐ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ر) رہبرِ رہبراںؐ اور خیرالبشرؐ (ر)
(س) سب کی سنتے ہیں سرکارؐ سب کی ہیں آس (س)
(و) وہؐ ہیں خیرالوریٰؐ سب سے ہیں خوب رُو (و)
(ل) لم یزل ہے خدا، آپؐ ہیں بے بدل (ل)
(ا) ایک رب سے یہی ہے مری التجا (ا)
(ک) کوئی اُنؐ سا نہیں وہؐ ہیں فخرِ فلک (ک)
(ر) رحم فرمایئے ہم پہ خیرُ البشرؐ (ر)
(م) میری مسعودؔ آنکھیں جو رہتی ہیں نم (م)

"رسولِ اکرمؐ" "رسولِ اکرمؐ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صنعتِ توشیح" میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ر) رحمتِ ہر جہاں ہم پہ بھی اِک نظر (ر)
(س) سب کا سرکارؐ مسعودؔ رکھتے ہیں پاس (س)
(و) وہؐ ہی رکھتے ہیں منگتوں کی بھی آبرو (و)
(ل) لمحہ لمحہ پڑھے نعت اُنؐ کی یہ دلِ (ل)
(ا) اب مدینے میں مل جائے مجھ کو بھی جا (ا)
(ک) کہتے ہیں سب بشر سارے جن و ملک (ک)
(ر) رات غم کی ڈھلے اور آئے سحر (ر)
(م) میرے سرکارؐ کا ہے یہ لطف و کرم (م)

"رسولِ اکرمؐ" "رسولِ اکرمؐ"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسعود کو ہے مدحتِ سرکارؐ سے نسبت
اِک ذرّے کو ہے عالمِ انوار سے نسبت

اللہ کی رحمت نہ ہو پھر سایہ فگن کیوں
اُمت کو ہے جب احمدِ مختارؐ سے نسبت

آتے ہیں مہ و مہر بھی دینے کو سلامی
انوار کو ہے گنبد و مینار سے نسبت

کیوں غارِ حرا پر نہ فرشتے بھی ہوں نازاں
اِس غار کو ہے سیّدِ ابرارؐ سے نسبت

مِل جائے گدائی مجھے سرکارؐ کے در کی
ہوجائے مدینے کے بھی بازار سے نسبت

محفوظ وہی رہتے ہیں ہر ایک بلا سے
پیہم ہو جنہیں آپؐ کے دربار سے نسبت

مہکیں نہ بھلا کیوں مرے گلہائے عقیدت
افکار کو ہے طابہ کے گلزار سے نسبت

جس خاکِ مقدّس نے چھوا پائے نبیؐ کو
ہم کو ہے اُسی خاکِ گہر بار سے نسبت

ہم شکر ادا کیوں نہ کریں ربِ علا کا
بخشی ہے اُسی نے ہمیں سرکارؐ سے نسبت

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ کا مدحت سرا خالقِ دوجہاں
کرسکے گا کوئی کیسے رُتبہ بیاں
اُنؐ کی مدحت پہ نازاں ہیں سب اِنس و جاں
اُنؐ کی مدحت میں مصروف کروبیاں
چاہتا ہے جو خُوشنودیِ ایزدی
کر تُو تقلیدِ شاہِ زمین و زماںؐ
اُنؐ کی رَحمت کے دریا میں ہیں غوطہ زن
یہ زمین و زماں اور مکاں لامکاں
اُنؐ کی آغوشِ رَحمت کی حد ہی نہیں
شاہد اِس کا ہے مَسعُودؔ سارا جہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خَم ہو دَر اصنام پہ سَر، یہ نہیں مُمکن
ہم کو ہے دَرِ سرور و سردارؐ سے نِسبَت

اللہ نے توصیفِ نبیؐ تجھ کو سکھائی
مَسعُودؔ ہوئی جادۂ ضوبار سے نِسبَت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو متاعِ نعتِ حبیبِؐ خُدا ملی
اور اِس کے ساتھ دولتِ فکرِ رَسا ملی
مَسعُودؔ چشتی مانگی تھی مدحت کی مَیں نے بھیک
سرکارِ دو جہاںؐ سے مُجھے بے بہا ملی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شفیعِ حشرؐ آئے ہیں شہِ خیرالوراؐ بن کر
غریبوں، بے نواوں، غم زدوں کا آسرا بن کر

مٹایا ظلمتِ شب کو دِکھایا راستا حق کا
ہوئے جلوہ فگن آقاؐ مرے بدرالدجیٰؐ بن کر

سسکتی زندگی کو بخشنے اوج و شرف آخر
انیسِ بے کساںؐ آئے امام الانبیاؐ بن کر

منوّر ہوگئے ہیں جس سے گوشے بزمِ ہستی کے
شبستانِ جہاں میں آئے آقاؐ وہ ضیا بن کر

رہے کیوں خوف روزِ حشر کا مسعودؔ چشتی کو
میرے سرکارؐ جس دم آئے ہیں مشکل کشا بن کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے مِثل ہیں یہ گلشنِ خیرالوراؐ کے پھول
سبطِ رسولِ پاکؐ ہیں شیرِ خداؓ کے پھول

سرکارِ کائناتؐ کی گردِ سفر بنے
ذرّے ہیں خاکِ طیبہ کے نور و ضیا کے پھول

پڑھتے ہیں جو درود و سلام آپؐ پر مدام
اُن کے نصیب ہی میں ہیں لطف و عطا کے پھول

اُسوے پہ جب حضورؐ کے ہو دائمی عمل
کھلتے ہیں باغِ دل میں بھی صدق و صفا کے پھول

بارشِ انوار

ازواجِ طیباتؓ رسالت مآبؐ کے
یا رب ہمیں نصیب ہوں پیہم دُعا کے پھول

سرکارِ کائناتؐ سے ملتے ہیں بالیقیں
سرکارؐ کے گداؤں کو عزّ و علا کے پھول

ہوگا عمل جو سنّتِ خیرالانامؐ پہ
روزِ حساب ہوں گے عطا پھر جزا کے پھول

مہکیں گے تاابد ہی بہ فضلِ خُدا تمام
کھلتے ہیں جو بھی سیرتِ کنزُالوراؐ کے پھول

ہو جب درودِ پاکؐ بھی شامل دُعا کے ساتھ
ہوتے ہیں بارور ہی ہماری دُعا کے پھول

بارشِ انوار

دِل میں مرے حضورؐ کی اُمّت کے اے خدا
کھلتے رہیں ہمیشہ ہی حُب و ثنا کے پھول

دامنِ مُبیں کو بخش گئے ہیں حیاتِ نو
ہوکر نثار مرے شہِ کربلاؓ کے پھول

خوفِ خزاں نہیں ہے اُنہیں کوئی بھی ذرا
رہتے ہیں پُربہار درِ مصطفٰےؐ کے پھول

ہوں وہ جنابِ حُرؓ کہ وہ ہوں صاحبِ عَلَمؑ
مہکیں گے تاابد ہی یہ باغِ وفا کے پھول

مسعودؔ ہے یہ مدحتِ بدرالدجیٰؐ کا فیض
رہتے ہیں جو شگفتہ ہی فکرِ رسا کے پھول

مسعودؔ چشتی آپؐ کے در کا گدا حضورؐ
لایا ہے نذر کرنے کو اپنی وفا کے پھول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِدراک کو معراج کی منزل ہوئی حاصل
جب فکرِ رسا راہِ شریعت پہ چلی ہے
جب سے ہے فروزاں شہِ بطحاؐ کی محبّت
ظلمت کا نشاں ہے نہ کہیں تیرہ شبی ہے
سرکارؐ نے مسعودؔ بنایا ہے جو اپنا
ہر ایک بلا اُنؐ کے توسّط سے ٹلی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُلدِ نظر ہو گُنبدِ اخضر خُدا کرے
مسعودؔ بھی نمازِ محبّت ادا کرے

اللہ کی نظر میں نہ وہ کیوں عزیز ہو
جو پیروی حضورؐ کی صبح و مسا کرے

اے ربِ دوجہاں تُو مجھے وہ زُبان دے
حق بات جو بیان کرے برملا کرے

سیرت سے شاہِ طیبہؐ کی لے کر سبق، کہیں
دُشمن کا بھی خُدائے تعالیٰ بھلا کرے

بارشِ انوار

باطِل کا ہر نشان مِٹا دیں جہان سے
ربِ عُلا عطا وہ ہمیں حوصلا کرے

کردار اور عمل سے بہ فیضِ نبیؐ گدا
تبلیغِ دینِ شافعِ روزِ جزاؐ کرے

بھٹکے ہوؤں کو راہِ ہدایت دکھائے جو
اللہ تیرگی میں عطا وہ ضیا کرے

ہے التجا خُدا سے کہ پڑھتے رہیں درُود
اُلفت نبیؐ کی ہم کو عطا کچھ سِوا کرے

اُس کی نظر میں کیسے جچیں تخت و تاج
جو چاکریِ روضۂ خیرالوریٰؐ کرے

بارشِ انوار

انوارِ ایزدی کی ہوں پیہم ہی بارشیں
ذکرِ نبیؐ دِلوں کو عطا وہ جلد کرے

باطِل کے سامنے وہ جُھکے یہ مُحال ہے
جو حق کی بارگاہ میں سجدہ اَدا کرے

ہر اُمتی کے واسطے ہے لازمی یہی
سرکارِ کائناتؐ پہ خُود کو فِدا کرے

اُس کی دُعائے نیم شبی ہوگی مُستجاب
پڑھ کر درُودِ پاکؐ جو رب سے دُعا کرے

بھٹکے نہ پھر کبھی بھی وہ راہِ نجات سے
جو اُسوۂ حضورؐ ہی کو رہ نُما کرے

بارشِ انوار

ہے آرزو حضورؐ کی ذاتِ کریم سے
ہم کو خدائے پاک نہ اک پل جدا کرے

مل جائیں اُس کو نعمتیں ربِ کریم کی
کوچے میں جو حضورؐ کے جاکر صدا کرے

مٹ جائے اُس کا نام و نشاں تک جہان سے
جو بدنصیب میرے نبیؐ پر جفا کرے

دل اُس کا ہوگا محرمِ اسرارِ کائنات
جو بھی درودِ پاک نبیؐ پر پڑھا کرے

جب بھی پڑھو نماز تو بے حد خلوص سے
لازم ہے سر کے ساتھ ہی دل بھی جھکا کرے

بارشِ انوار

تشنہ لبی نہ اُس کو رہے روزِ حشر بھی
پڑھ کر درودِ پاکؐ جو پانی پیا کرے

ہے آرزو یہ ربِ علا میری آل سے
ہر ایک ذکرِ شافعِ ہر دوسراؐ کرے

یہ احترام یاد رہے زائرِ نبیؐ
آہستہ اور ادب سے وہاں التجا کرے

اُس پر خدا کی رحمتیں نازل مدام ہوں
نامِ نبیؐ پاکؐ جو ہر دم لیا کرے

خوشبوئے باغِ طیبہ بھی لائے کبھی اِدھر
اِحسان مجھ پہ کاش یہ بادِ صبا کرے

بارشِ انوار

ہیں مُدعائے دِل سے تو واقف مرے حضورؐ
کیوں کر بیان اُنؐ سے کوئی مُدعا کرے

میلادِ شاہِ دینؐ منائیں جو شوق سے
اُن کو نصیب عظمتیں ربِ عُلا کرے

اُٹھے بروزِ حشر جو مسجود قبر سے
نعتِ نبیؐ کے ساتھ ثنائے خُدا کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے روضہء سرکارؐ پہ جانے کی تمنّا
بگڑی ہوئی ہر بات بنانے کی تمنّا

ہوں جن سے فروزاں سبھی اذہانِ الٰہی
ہیں نعت کی قندیلیں جلانے کی تمنّا

انوار کی بارش ہے مدینے میں تو ہر سُو
اب آنکھوں میں ہے اُس کو بسانے کی تمنّا

مسجد میں نبیؐ کی ہوں اَدا میری نمازیں
دِل کو ہے جِلا اور بھی پانے کی تمنّا

بارشِ انوار

اب ارضِ مقدّس پہ بھی آکر مرے آقاؐ
ہے محفلِ میلاد سجانے کی تمنّا

اِک روز، یقیں ہے، مجھے لے جائے گی طیبہ
ٹکڑے درِ سرکارؐ کے کھانے کی تمنّا

اب گنبدِ اخضر کے کبھی سائے تلے بھی
سرکارؐ کو ہے نعت سُنانے کی تمنّا

طیبہ ہی پہنچ کر ہو جُدا رُوح، بدن سے
باقی نہ رہے لوٹ کے آنے کی تمنّا

محفل شہِ ابرارؐ کی مدحت کی بہ صد شوق
مجھ کو، سرِ محشر ہے سجانے کی تمنّا

بارشِ انوار

حاصِل رہے محبوبؐ خُدا ہی کی اِطاعت
گر رب کی رضا تُم کو ہے پانے کی تمنّا

سرکارؐ کے روضے پہ پہنچ کر مجھے مسعودؔ
سرکارؐ کو ہے نعت سُنانے کی تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ کی مجھ پہ ہوئی چشمِ عنایت لکھوں
آپؐ کی مدحِ مُبارک کو عِبادت لکھوں
خُود خُدا کرتا ہے جب مدحِ رسُولِ عربیؐ
کس طرح آپؐ کی مسعودؔ مَیں مدحت لکھوں

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر پاؤں کیا بیان میں عظمت حضورؐ کی
قرآن میں بیان ہے مدحت حضورؐ کی

مہکا ہے باغِ زیست انہیؐ کے طفیل تو
ہے چار سُو جہان میں نکہت حضورؐ کی

اللہ کی ہیں نعمتیں جو بھی ہمیں نصیب
لاریب ہیں یہ ساری بدولت حضورؐ کی

ہر ایک آسمانی صحیفے میں دیکھیے
ملتی رہی مدام بشارت حضورؐ کی

مسعودؔ چشتی محفلِ نعتِ حضورؐ میں
ہوتی ہے بالیقین صدارت حضورؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروزِ حشر جونہی آپؐ کو پکارا ہے
حضورؐ نے مرے اعمال کو سنوارا ہے

نہیں ہے پاس مرے کچھ بھی زادِ راہِ سفر
وگرنہ دورِیِ طیبہ کسے گوارا ہے

چراغِ عشقِ نبیؐ ضوفگن رہے دِل میں
یہی تو وحشت و تیرہ شبی کا چارا ہے

جچے گا کوئی بھی منظر نہ اب نگاہوں میں
ہُوا جو خُلدِ نظر طیبہ کا نظارا ہے

بارشِ انوار

نُزولِ نعت ہے صبح و مسا مرے دِل پر
بُلندیوں پہ مرے بخت کا سِتارا ہے

مَیں جی رہا ہُوں جو اِس دورِ پُرفتن میں بھی
نبیء پاکؐ کی اُلفت ہی کا سہارا ہے

جُونہی گھری ہے جو کشتی کسی بھنور میں کبھی
تو پار آپؐ کی رَحمت نے ہی اُتارا ہے

رہا جو سرورِ عالمؐ کا تابعِ فرماں
وہ بارگاہِ خدا میں بہت ہی پیارا ہے

حضورؐ! چشمِ عِنایت کہ زر کے لالچ نے
کِیا ضمیر بھی اِنساں کا پارا پارا ہے

بارشِ انوار

مَیں نعتِ سرورِ کونینؐ لِکھتا رہتا ہُوں
یہی عمل، مرے اللہ کو بھی پیارا ہے

رہے نہ کوئی بھی خدشہ بروزِ حشر مجھے
حضورؐ آپؐ جو کہہ دیں کہ یہ ہمارا ہے

پناہ اُس کو ملے گی درِ محمدؐ پر
کہ جو بھی شخص یہاں بے کسی کا مارا ہے

دِلوں کو اِس سے مِلی ہے جِلا بہ فضلِ خدا
دِلوں کو ذکرِ شہِ دیںؐ نے ہی نِکھارا ہے

سنور گیے ہیں مرے کام جو بھی تھے بگڑے
ہُوا حضورؐ کی رَحمت کا جب اِشارا ہے

ہُوا ہے مَس جو شہِ دیںؐ کے قدموں سے مسعود
وہ خاکِ طیبہ کا ذرّہ تو ماہ پارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عشقِ نبیؐ کے فیض ہی سے آگہی ملی
عشقِ نبیؐ کو حاصلِ ایماں بنالیا
دِل چیز کیا ہے جان بھی قرباں حضورؐ پر
خُوش ہُوں کہ مجھ کو اپنا ثنا خواں بنالیا
دونوں جہاں کی مل گئیں گویا کہ نعمتیں
جب سے مجھے حضورؐ نے درباں بنالیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جبینِ شوق جُھکے شُکرِ ایزدی کے لیے
زُباں ہو وقف مری مدحتِ نبیؐ کے لیے

ہُوئے ہیں خلق یہ کون و مکاں بہ حُکمِ خدا
مرے نبیءِ مکرّمؐ کی سروری کے لیے

شعورِ ذات کا عرفاں بھی آپؐ نے بخشا
تھا اِنتہائی ضروری جو آدمی کے لیے

کریں گے اُسوۂ سرکارؐ پر عمل پیہم
یہی ذریعۂ کامل ہے بندگی کے لیے

بارشِ انوار

نہیں ہے آپؐ کے ہاں کوئی امتیازِ کرم
حضورؐ رحمتِ عالمؐ ہیں ہر کسی کے لیے

ہو دِل میں اُلفتِ اصحابؓ و آلِ پاکِ نبیؐ
ہے لازمی یہ بہت قربتِ نبیؐ کے لیے

چراغِ راہِ ہدایت ہے سیرتِ اطہر
جہانِ تیرہ شبی ہی میں روشنی کے لیے

پڑھیں جو نعتِ نبیؐ تو ہمیشہ یاد رہے
"درود شرط ہے ذکرِ محمدیؐ کے لیے"

مرے حضورؐ کی تعلیم ہی ہے زر افشاں
نئے زمانوں کی مسعودؔ رہبری کے لیے

بارشِ انوار

بُلائیے اِسے للہ اب مدینے میں
ہے مُنتظر دِلِ مسعودؔ حاضری کے لیے

ہُوئی ہے نعت نئی آج دِل پہ پھر وارد
یہی متاع ہے مسعودؔ زندگی کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہیں سرکارؐ پر باہم فرشتے بھی درود
رحمتِ باری ہے پیہم سیدِ ابرارؐ پر
معجزہ سرکارؐ کا ادنیٰ سا ہے مسعودؔ یہ
دیں گواہی سنگ ریزے بھی مرے سرکارؐ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے نصیب درِ مصطفیٰؐ پہ جاؤں گا
کبھی نہ لوٹ کے واپس وہاں سے آؤں گا

کرے گی مجھ کو مکمل بس اُنؐ کی ایک نظر
متاعِ فکر و ہنر آپؐ ہی سے پاؤں گا

سنوں گا تذکرہ طیبہ کا جب کسی سے بھی
فراقِ طیبہ میں آنسو بہت بہاؤں گا

مجھے یقیں ہے، بلائیں گے آپؐ روضے پر
بہ صد نیاز و ادب نعت میں سناؤں گا

علاجِ تیرہ شبی کے لیے ہی تو مسعود
نبیؐ کے ذکر کی شمعیں بہت جلاؤں گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے نصیب ملی نسبتِ نبیؐ ہم کو
شعورِ ذات ملا اور آگہی ہم کو

رسولِؐ پاکؐ نے اپنا بنالیا ہے غلام
رہی نہ اب تو کسی بات کی کمی ہم کو

لکھیں گے نعتِ نبیؐ ہی بہ فضلِ ربِ کریم
اسی لیے تو ملا فنِ شاعری ہم کو

گدائی شہرِ نبیؐ کی ہے افضل و اعلیٰ
نہیں قبول زمانے کی افسری ہم کو

بارشِ انوار

بھٹکتے پھرتے نہ ہوتی نصیب اگر اللہ
درِ رسولِ مکرمؐ کی روشنی ہم کو

روا ہے یادِ رسولِؐ خدا پہ ناز کریں
عطا اِسی نے تو فرمائی سرخُوشی ہم کو

کریں گے نام پہ قُربان اُنؐ کے ہم پیہم
نصیب ہو جو مکرّر یہ زِندگی ہم کو

کریں نہ ناز بھلا کیوں نصیب پر اپنے
ملی ہے شافعِ محشرؐ کی رہبری ہم کو

خزاں کا جس کو نہ ہوگا ذرا بھی خوف کوئی
ملے گی طیبہ نگر میں وہ تازگی ہم کو

بارشِ انوار

جو ہوگا خاکِ مدینہ کا نُور آنکھوں میں
جچے گی لعل و گُہر کی نہ دِل کشی ہم کو

پلٹ کے آئیں گے کیسے نہیں ہے یہ معلوم
نصیب ہوگی جو طیبہ کی حاضری ہم کو

بروزِ حشر شفاعت حضورؐ کی ہو تو
رہے گی پھر نہ ذرا سی بھی بے کلی ہم کو

کریں گے خلقِ خدا سے جو خیر کی باتیں
ملے گی اُلفتِ محبوبؐ ایزدی ہم کو

پڑھیں گے سرورِ عالمؐ پہ جب دُرود و سلام
ملے گی پھر تو مُسلسل ہی برتری ہم کو

بارشِ انوار

بہ فضلِ ربِ تعالیٰ جو نعت لکھتے ہیں
نصیب ہوتی ہے مسعود چاندنی ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ نبیؐ سے ضوفشاں ساری یہ کائنات ہے
ختمِ رسلؐ، حبیبِؐ حق، بحرِ کرمؐ کی ذات ہے
معجزہ آپؐ کا ہے یہ مدح سرا ہیں غیر بھی
اُن کے لبوں پہ آپؐ کے جود و سخا کی بات ہے
ربِ علا کا شکر ہے بخشی ہمیں۔ زہے نصیب
دولتِ دیں ہی اصل میں حاصلِ کائنات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر رہا ہوں مدحتِ خیر البشرؐ تحریر پھر
مل رہی ہے فضلِ رب سے خواب کی تعبیر پھر

شافعِ محشرؐ کرم کی اِک نظر بہرِ خدا
پھر رہا ہوں مَیں فراقِ طیبہ میں دل گیر پھر

ظلمتِ دوراں سے بچنے کے لیے ہے لازمی
ضوفگن چاروں طرف ہو نعت کی تنویر پھر

ہوں عمل پیرا اگر ہم اُسوہِ سرکارؐ پر
کر سکیں گے ہم مسلماں سارے دل تسخیر پھر

بارشِ انوار

محفلِ نعتِ نبیؐ میں آئیں گے جو شوق سے
دیکھ پائیں گے وہی تو نعت کی تاثیر پھر

ہو عطا ربِ علا وہ عظمتِ رفتہ ہمیں
سامنے باطل کے گونجے نعرہِ تکبیر پھر

ہر عملِ سرکارؐ کا ہوگا اگر پیشِ نظر
ہوگی کامل سیرت و کردار کی تعمیر پھر

ہو رہا ہے پھر مکمل نعت کا دیوان اور
مہرباں فضلِ خدا سے ہوگئی تقدیر پھر

منہدم جس کو نہ کر پائے کوئی سازش کبھی
کاش قلعہ اُس اُخوت کا کریں تعمیر پھر

بارشِ انوار

جو پڑھے گا آپؐ پر صبح و مسا دل سے درود
فکرِ روشن کی عطا ہوگی اُسے اکسیر پھر

ہوگیا نعتِ نبیؐ کا جس کے بھی دل پر نزول
ہوگئی اُس کو میسر عظمت و توقیر پھر

جو اُتر جائے دلوں میں بن کے تاثیرِ حسین
کاش ہم کرپائیں ایسی بھی کوئی تقریر پھر

یا الٰہی! ہو عطا حسنِ عمل ایسا ہمیں
دین کی تبلیغ ہم کر پائیں عالم گیر پھر

مدحتِ بدرالدجیٰؐ جب سے وظیفہ بن گئی
ہورہی ہے فکر کی دل کش بہت تطہیر پھر

نعت

پہنچی ہے مدینے پاک جو روضے پہ پھر
مِل گئی مسعودؔ چشتی خواب کی تعبیر پھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقاؐ شفیعِ حشرؐ شہِ انبیاؐ بنے
محبوبِ ربِ ارض و سما مصطفاؐ بنے
کٹتی گئیں مدام ہی پھر مُشکلیں تمام
جب سے انیسِ روزِ جزاؐ رہ نُما بنے
اُس کو رہا نہ خوف بروزِ حساب کا
جس کے بھی حامی شافعِ ہر دوسراؐ بنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر رہے سرکارؐ کا اُسوہ نظر کے سامنے
نُور کا جادہ رہے نوعِ بشر کے سامنے

آپؐ نے اِسلام کا لہرایا پرچم دیکھیے
آپؐ نے تبلیغِ دیں کی، کُفر و شر کے سامنے

صدقہء سبطینؓ و زہراؓ اور بابِ علمؓ کا
مَیں پڑھوں نعتِ مقدّس اُنؐ کے دَر کے سامنے

آپؐ کی چشمِ عِنایت سے یہ ہوجائے گا سہل
ہے سفر دُشوار مجھ بے بال و پَر کے سامنے

بارشِ انوار

اب تو روشن ہوں گے دِل فیضِ رَسُولِ پاکؐ سے
ہم ہیں اب فضلِ خُدا سے چارہ گر کے سامنے

عظمتِ سرکارؐ کا قائل ہُوا بُوجہل کب
رَحمتِ پَیہم رہی اُس بے بَصر کے سامنے

رَحمتِ ربّی نہ کیوں سایہ فگن دائم رہے
جب رہے اسمِ نبیؐ روشن نظر کے سامنے

منزلِ مقصود پر پہنچے وہی تو رہ نُما
آپؐ کا نقشِ قدم ہو راہ بر کے سامنے

ہو مُیّسر ہم کو بھی طابہ نگر ہی کی سحر
ہیچ ہے اِک اِک سحر اُس کی سحر کے سامنے

بارشِ انوار

روشن و تاباں نظر آتی ہے مجھ کو کائنات
روضہء اطہر کا پَر تو ہے نظر کے سامنے

آرزُو مسعُود چشتی ہے بفضلِ ایزدی
مَیں رہوں دائم درِ خیر البشرؐ کے سامنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہلِ ستم کے حق میں بھی خیر ہی خیر ہیں حضورؐ
جس کی نہیں کوئی نظیر، میرے نبیؐ کی ذات ہے
اِس میں نہیں ہے اختلاف کیوں نہ کہوں میں صاف صاف
"مُحسنِ کائنات بس میرے نبیؐ کی ذات ہے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِسمِ سرکارؐ کی برکت میں بتاؤں کیسے؟
اِس سے ملتی ہے جو راحت میں بتاؤں کیسے؟
آپؐ کی مدحِ بیاں کرتا ہے جب خود اللہ
آپؐ کی وسعتِ عظمت میں بتاؤں کیسے؟
عالمِ غم میں جونہی لیتا ہوں میں اِسمِ حضورؐ
اِس سے ٹلتی ہے مصیبت میں بتاؤں کیسے؟
اِسمِ سرکارؐ کو سُن کے جو میں پڑھتا ہوں درود
مجھ کو ملتی ہے وہ رافت میں بتاؤں کیسے؟
جب بھی لکھتا ہوں میں سرکارؐ کی مدحت مسعود
مجھ پہ ہوتی ہے عنایت میں بتاؤں کیسے؟

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"خُدا کے قُرب کی منزل مُحمدؐ ہیں مُحمدؐ ہیں"
مرے ایمان کا حاصل مُحمدؐ ہیں مُحمدؐ ہیں

نبوّت اور رسالت آپؐ ہی پر ختم ہے بے شک
نبوّت کے مہِ کامل مُحمدؐ ہیں مُحمدؐ ہیں

ہے سیرت آپؐ ہی کی رہ نُمائے نوعِ انسانی
چراغِ راہِ مستقبل مُحمدؐ ہیں مُحمدؐ ہیں

نہ دیکھی آپؐ کے اِنصاف کی کوئی نظیر اب تک
مرے خیرالورا عادِل مُحمدؐ ہیں مُحمدؐ ہیں

بارشِ انوار

ملا سرکارؐ کی اُلفت ہی سے تو یہ شرف مجھ کو
مری ہر سانس میں شامل محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

فقط مامور ہوں بس آپؐ ہی کی نعت گوئی پر
مرے تو رہبرِ منزل محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

وہیؐ حامدؐ وہیؐ احمدؐ وہیؐ یسٰؐ وہیؐ طٰہٰؐ
لقب جن کا ہے مزملؐ محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

نبیء پاکؐ سا دیکھا نہ کوئی بزمِ عالم میں
ہے جن کی ذات ہی کامل محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

منور ہی دلِ مسعودؔ کو رہنا ہے محشر تک
زہے قسمت مکینِ دل محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسعودؔ خاکِ طیبہ کو چوما کریں گے ہم
بن کر گدا مدینے میں گھوما کریں گے ہم

نعتِ نبیؐ سے دِل کو سنوارا کریں گے ہم
اِس طرح زندگی میں اُجالا کریں گے ہم

جاکر مدینے پھر تو نہ آیا کریں گے ہم
ہوکر درِ نبیؐ سے جدا کیا کریں گے ہم

طوقِ غلامی اُنؐ کا عطا ہوگیا ہمیں
اب تخت و تاج لے کے بھلا کیا کریں گے ہم

اُنؐ کی نگاہِ لُطف و کرم ہم پہ ہوگئی
اب تو بُلندیوں ہی کو دیکھا کریں گے ہم

قلب و نظر میں جو رہیں سرکارؐ کے اُصول
پھر تو نظر نہ جانبِ دُنیا کریں گے ہم

بن کر غُلامِ سیدِّ کونینؐ دوستو!
حاصل مُسرتوں کا خزانا کریں گے ہم

مسعودؔ اُنؐ کا نام وظیفہ سے لد کلام
دِل کی مُسرتوں کو دوبالا کریں گے ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَرِ حضورؐ کے شام و سحر مَیں مانگوں گا
نبیءِ پاکؐ کے قدموں میں گھر مَیں مانگوں گا

مدام گُنبدِ خضرا رہے بہشتِ نظر
خُدائے پاک سے ایسی نظر مَیں مانگوں گا

خُدائے اَرض و سَما سے دُعاؤں مَیں اپنی
شفیعِ روزِ جزاؐ ہی کا دَر میں مانگوں گا

نمازِ عشق بھی میری اَدا ہو طیبہ میں
دُعا میں اپنی خُدا سے اَثر مَیں مانگوں گا

بارشِ انوار

نصیب میں ہوں مرے اُنؐ کے در ہی کے ٹکڑے
نہ اِس کے بعد کبھی مال و زر مَیں مانگوں گا

پہنچ کے آپؐ کے قدموں میں فضلِ ربّیؐ سے
برائے نعتِ مُقدّس ہُنر مَیں مانگوں گا

عطا کریں گے طلب سے بھی وہؐ مجھے بڑھ کر
جو عِلم و فکر کے لعل و گُہر مَیں مانگوں گا

برائے اُمّتِ سرکارؐ ربِ کعبہ سے
متاعِ فکرونظر بیشتر مَیں مانگوں گا

بروزِ حشر بھی اُمّت کے واسطے مسعُود
شفاعتِ شہِ خیرُالبشرؐ مَیں مانگوں گا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مُعترف ہے سارا عالم آپؐ کی توقیر کا
نعت لکھنا بالیقیں سرمایہ ہے تحریر کا

محو رہنا سرورِ عالمؐ کے ذکرِ پاک میں
ہے ذریعہ دِلنشیں یہ فکر کی تطہیر کا

جو مکینِ شہرِ طابہ ہے طُفیلِ شاہِ دیںؐ
اُس کا دِل تو آئینہ ہے خُوبیء تقدیر کا

آپؐ ہی کے واسطے رِفعت خُدا نے بخش دی
آپؐ کا ذکرِ مُقدّس چارہ ہر دِل گیر کا

بارشِ انوار

رحمۃ للعالمینؐ کا کیا یہ کم احساں ہے
کاٹ ڈالا ہر سرا ہی ظلم کی زنجیر کا

سیدالکونینؐ کی ہو جو شفاعت پیشِ حق
ہوگا کامل پھر مداوا میری ہر تقصیر کا

ہے بہ فضلِ حق تعالیٰ دشمنانِ دین پر
آج بھی تو لرزہ طاری نعرۂ تکبیر کا

ضوفشاں کون و مکاں میں ہیں مناظر جو تمام
فیض ہے سارا مرے سرکارؐ کی تنویر کا

کنبہ اپنا وار کے عظمت بچالی دین کی
کارنامہ ہے یہ تاباں سیدِ شبیرؓ کا

بارشِ انوار

آپؐ کے فیضِ دوامی سے ہے دنیا فیض یاب
دل ہے قائل آپؐ ہی کے فیضِ عالمگیر کا

صاحبِ معراجؐ پر پڑھنا درود و نعت ہی
دلنشیں ہے کام یہ ایمان کی اکسیر کا

دیکھتا ہوں جو تصور میں مدینے کی شبیہ
نقش میرے ذہن پر ہے عکس اُس تصویر کا

نوعِ انساں کے لیے ہے آپؐ کا ایک ایک حرف
مشعلِ راہِ ہدایت ضوفشاں تقریر کا

رحمۃ للعالمینؐ کی ہے ولادت ہی کا جو
دن سراپا ناز ہے مسعودؔ چشتی پیر کا

ملتی ہے مسعودؔ چشتی اِس سے ہی تسکینِ جاں
ہے اثر ضو ریز پیہم نعت کی تاثیر کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِس کا کھلا ثبوت ہے شمس و قمر کی روشنی
میرے نبیؐ کے نور کی اِن کو ملی زکوۃ ہے
طیبہ کے جو مکین ہیں فضلِ خدا سے بالیقیں
اُن کو وہاں ہر ایک شب رشکِ شبِ برات ہے
ربِ عُلا نے عرش پر جلوہ فگن کیا اُنہیںؐ
آج کی رات بالیقیں سب سے حسیں رات ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جوہرِ فکرِ رسا نعتِ حضورؐ
دِل کو دیتی ہے جِلا نعتِ حضورؐ

حمدِ ذاتِ ربِ کعبہ کے لیے
ہے ضروری مرحبا نعتِ حضورؐ

شکرِ ایزد صدقہء خیر الوراؐ
حشر میں ہے آسرا نعتِ حضورؐ

دانش و اِدراک و علم و آگہی
نور و حکمت کی ضیا نعتِ حضورؐ

بارشِ انوار

مطمئن ہے دِل خُدا کے فضل سے
ہے متاعِ بے بہا نعتِ حضورؐ

باعثِ قُرب و رضائے ذاتِ حق
مُوجبِ عِزّو عُلا نعتِ حضورؐ

یا الٰہی ! صدقہء آلِ نبیؐ
لب سے ہر دم ہو اَدا نعتِ حضورؐ

بخشتی ہے اہلِ ایماں کو یقیں
اِستقامت حوصلا نعتِ حضورؐ

بے نیازِ سیم و زر کرتی ہے یہ
اِک متاعِ بے بہا نعتِ حضورؐ

بارشِ انوار

جس کے صدقے میں ملے فضلِ خُدا
فضل کا وہ سلسلا نعتِ حضورؐ

رُونقِ ہستی کی شادابی بھی یہ
ہے نویدِ جاں فزا نعتِ حضورؐ

حضرتِ آدمؑ سے تا حضرتِ مسیحؑ
سب کے دِل کا مُدعا نعتِ حضورؐ

آرزُو مَسعُود چشتی ہے یہی
لب پہ ہو وقتِ قضا نعتِ حضورؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہے نگاہ میں طیبہ نگر دُعا کرنا
مدام زیست وہیں ہو بسر دُعا کرنا

بروزِ حشر شفاعت حضورؐ کی ہو نصیب
بنیں حضورؐ مرے چارہ گر دُعا کرنا

رہے وظیفہ مرا ذکرِ شافعِ محشرؐ
رہے حضورؐ کی مجھ پر نظر دُعا کرنا

دُعائے خیر جو مانگوں برائے اُمت میں
نصیب ہو اُسے بابِ اثر دُعا کرنا

ہے آرزو دلِ مسعودؔ کی عزیزو مگر
اِسے نصیب ہو طیبہ میں گھر دُعا کرنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خُوش نصیب درِ آں جنابؐ دیکھیں گے
وہ بخششوں کے خزانے جناب دیکھیں گے

جو ہوگا مدحتِ سرکارؐ کا وظیفہ تو
اُترتے ذہنوں میں پھر ماہتاب دیکھیں گے

غرض رہے گی نہ دُنیا سے پھر ہمیں کوئی
زہے نصیب جو طابہ کے خواب دیکھیں گے

ملے گی اُن ہی کو منزل بہ فضلِ ربِ کریم
جو اُسوہِ شہِ رحمت مآبؐ دیکھیں گے

بہ صد خلوص و عقیدت پڑھو درود و سلام
یہ ہدیہ صاحبِ اُمّ الکتابؐ دیکھیں گے

اُمید یہ بھی بر آئے گی فضلِ ربّی سے
سُنہری جالیاں، روضے کے باب دیکھیں گے

لکھیں گے نعتِ نبیؐ جب بھی شوق سے مسعودؔ
مہکتے تازہ بہ تازہ گُلاب دیکھیں گے

جو خُوش نصیب مدینے کے ہیں مکیں مسعودؔ
وہ رحمتیں بھی وہاں بے حساب دیکھیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پنجابی نعتِ پاک (بطور نمونہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل مسعودؔ مدینے نوں جتھے پاک نبیؐ دا روضا اے
ایہہ ساری دُنیا مطلب دی اُیتھے حرص، ہوس دا ڈیرا اے

وچ قبر نکیراں کی کہنا جے دِل وچ عشق نبیؐ دا اے
اونوں غم کی حشر دھاڑے دا منگتا سرکارؐ دا جہیڑا اے

میرے آقاؐ دی کوئی مثل نہیں آقاؐ تے ختم نبوّت اے
میرے آقاؐ ورگا کون ہویا میرے آقاؐ ورگا کہیڑا اے

آدر تے نبیؐ سوہنے دے توں جے رب دی رحمت لینی اے
میرے سوہنے نبیؐ دا دَر ای اے جتھے جنّت دا نیڑا اے

ایتھوں فرق مِٹایا آقاؐ نے بچّے تے وڈّے لوکاں دا
اِکو صف وچ سارے لے آندے ایسا درس پڑھایا آقا اے

میرے آقا امام نیں نبیاںؑ دے محبوب نیں ربِ کعبہ دے
رب سوہنا وی اوہنوں پیار کرے اُمتی سرکارؐ دا جہیڑا اے

اُس ویلے توں قربان ہوواں جیس ویلے آقا ایہہ آکھن
ایہہ عاصی جھلا کملا وی مسعود نِکما میرا اے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طلب سے بڑھ کے ملی ہیں تجلّیں مجھ کو
وظیفہ جب سے میرا نعتِ آں جنابؐ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق نے کی عطا ہمیں نعمت درود کی
قائم رہے مدام یہ نسبت درود کی

خود بھی پڑھے وہ ساتھ فرشتے بھی سب پڑھیں
ہم کو بھی کی خدا نے نصیحت درود کی

ہوگا بروزِ حشر قریبِ رسولِ پاکؐ
جس نے خدا سے پائی ہے دولت درود کی

کرنے لگے بیان اگر ساری کائنات
پھر بھی بیاں نہ ہوسکے عظمت درود کی

بارشِ انوار

ربِ عُلا لحد میں بھی اِس کا ہی ساتھ ہو
روزِ جزا بھی ساتھ ہو رحمت درُود کی

آسان اُس کی ہوتی رہیں مشکلیں تمام
جس کو بھی ہو نصیب سعادت درُود کی

دائم رہے وظیفہ درُود و سلام ہی
دِل میں رہے مدام محبّت درُود کی

سرکارِ کائناتؐ کی قُربت بھی ہو نصیب
صبح و مسا نصیب ہو رافت درُود کی

گھبرائے دِل جو گرمیِ روزِ حساب سے
یا رب ہمیں نصیب ہو راحت درُود کی

بارشِ انوار

لکھتا ہوں مَیں جو نعتِ رسُولِ کریمؐ ہی
مسعوؔد ہے، دراصل یہ برکت درُود کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے ملی سرکارؐ کی اُلفت روشن روشن سینہ ہے
لکھتا ہوں مَیں آپؐ کی مدحت روشن روشن سینہ ہے

چھُٹ گئی تیرہ بختی میری چمکا سِتارہ قسمت کا
کرلی آپؐ کی جب سے اِطاعت روشن روشن سینہ ہے

ہے یہ عطائے ربِ جہاں، مسعوؔد مُشرف اِس سے ہُوا
ہوگئی حاصِل آپؐ کی نِسبت روشن روشن سینہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ کی اُلفت سے واسطا رکھنا
دِل کو انوار سے بھرا رکھنا
پڑھتے رہنا دُرود و نعت و سلام
یُوں مدینے سے رابطا رکھنا
زیست کی رہگزار میں ہر دم
یاد آقاؐ کا ضابطا رکھنا
نقشِ پائے حضورؐ پر پیہم
تُم جبیں اپنی ساجدا رکھنا
پڑھتے رہنا حضورؐ کی نعتیں
وہؐ بُلائیں گے حوصلا رکھنا
ذکرِ خیرالوراؐ ہی سے تُم بھی
دِل کو مسعودؔ پُرضیا رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسکینِ دِل کے واسطے غم خوارؐ آگئے
شکرِ خُدا کہ سیدِ ابرارؐ آگئے

دِل نُور نُور ہوگیا روشن ہوئی نظر
جب سامنے حضورؐ کے انوار آگئے

سجدے مچل پڑے ہیں جبینِ نیاز میں
جب سامنے مدینہ کے آثار آگئے

تاریکیاں زمانے سے رُخصت ہوئیں تمام
رحمت لیے جہان میں سرکارؐ آگئے

بارشِ انوار

اِنسانیت سِسک جو رہی تھی جہان میں
لے کر حضورؐ زیست کے معیار آگیے

بیمارِ غم کے چہرے پہ رُونق سی آگئی
بن کر حیات احمدِؐ مختارؐ آگیے

مسعودؔ اب تو خوف نہیں روزِ حشر کا
ختم الرسلؐ جو بن کے مددگار آگیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ازل ہی سے دِل ہے شیدا جمالِ پاکِ محمدی کا
ہمارا رہبر ہماری منزل نمونہ آقا کی زندگی

نثار کردے حضورؐ پہ وہ اثاثہ سارا ہی زندگی کا
ثبوتِ حُبِ نبیؐ یہی ہے یہی تو ہے فرض اُمتی کا

ملی ہے اُنؐ کے طفیل ہی تو یہ علم و عرفاں کی ہم کو دولت
درُود اُنؐ پہ پڑھا جو ہم نے کھلا نیا باب آگہی کا

وہی ہے افضل وہی ہے اعلیٰ وہی ہے رشکِ زمانہ بے شک
وہی معظم وہی مکرم گدا ہے جو آپؐ کی گلی کا

بارشِ انوار

بُلائیں در پر ہمیں بھی آقا ہمارے دِل مضطرب بہت ہیں
ہو جلد حاصل ہمیں سعادت، کوئی بھروسا ہے زندگی کا

فروغ ہو اُسوۂ نبیؐ کو عروج حاصل ہو زندگی کو
یہی ہے لوگو! یہی ہے لوگو! علاج اِس دورِ تیرگی کا

کیا ہے آقا نے ہم پہ احساں دِکھائی ہم کو جو راہِ ایماں
دِکھا دیا ہے وہ رستہ ہم کو جو عین منبع ہے روشنی کا

جبیں جھکانے سے ہم گئے بچ جگہ جگہ پر، بہ فیضِ آقا
سلیقہ ہم کو سکھا دیا ہے خُدائے واحد کی بندگی کا

بسا لو عشقِ نبیؐ کو دِل میں یہ کام آئے گا روزِ محشر
"شفیعِ روزِ جزا ہے لوگو! مقام و منصب مرے نبیؐ کا"

بارشِ انوار

بچے نظر میں نہ پھر ہمارے زمانے بھر کی بھی بادشاہی
شرف ہمیں بھی ملے جو آقا دیارِ طیبہ کی حاضری کا

ملے نہ کیوں اِس کو عزّ و شُہرت کریں نہ کیوں لوگ پیار اِس سے
گدا ہے مسعودؔ فضلِ رب سے زہے مقدّر درِ نبیؐ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتوں کی نوید پیر کا دِن
ہے حقیقت میں عید پیر کا دِن

آئے مسعودؔ پیر کو سرکارؐ
ہے بہت ہی سعید پیر کا دِن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِلوں سے دُور وہ رنج و اَلم کو کرتے ہیں
خُلوصِ دِل سے جو نعتِ نبیؐ سُناتے ہیں
خُدا گواہ وہ دِل بن گئے ہیں مرکزِ نُور
مَحبّتِ شہِ والاؐ میں جو تڑپتے ہیں
بروزِ حشر یقیناً وہ سرخرُو ہوں گے
جہاں میں جو رہِ خیرُالبشرؐ پہ چلتے ہیں
جہاد کرتے ہیں، راہِ خُدا میں جو مسعُود
لہو سے شوقِ شہادت کے وہ نِکھرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخلیقِ کائنات کا باعث حضورؐ ہیں
سرکارؐ ہی تو شافعِ یومِ نشورؐ ہیں

محبوبِؐ حق ہیں رحمتِ کون و مکاںؐ بھی ہیں
یہ صرف جانتا ہے خُدا کیا حضورؐ ہیں

سرکارؐ اذنِ حاضری اب ہو عطا ہمیں
کیا لُطف زندگی کا جو طیبہ سے دُور ہیں

ہوگر یقین، اُلفتِ کامل بھی ساتھ ہو
میرے نبیؐ مدد کو بھی آتے ضرور ہیں

بارشِ انوار

درسِ حضورِ پاکؐ تو ہے حاصلِ حیات
درسِ حضورِ پاکؐ سے ہم کتنے دُور ہیں

خواجہ معینؒ ہوں کہ وہ ہوں غوثِ پاکؒ دِل
فیضِ نبیؐ کے سارے ہی روشن ظہور ہیں

فیضِ حضوریؐ کا ہے یہ بھی تو ایک رُخ
طاری دِلِ حزیں پہ بھی کیف و سرور ہیں

مسعوؔد یاد کرتے ہیں اُنؐ کو جو روز و شب
روضے پہ آپؐ اُن کو بُلاتے ضرور ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہیں رَسُولِؐ خدا، اُنؐ کا ذکر عام کرو
درُود اُنؐ پہ پڑھو اور پھر سلام کرو

دیا ہے حکمِ خُدا و رَسُولؐ نے جس کا
تمام عمر، بہ اِخلاص تُم وہ کام کرو

مرے عزیزو اگر چاہتے ہو اُوج و کمال
تو زینتِ دِلِ بیدار اُنؐ کا نام کرو

اگر ہے قُربِ الٰہی کی آرزو دِل میں
پھر اتباعِ شہِ دیںؐ بہ اِلتزام کرو

بارشِ انوار

مرے حضورؐ کے اصحابؓ و آلؓ و اُمت کا
خلوصِ دِل سے محبت سے احترام کرو

جو چاہو رحمتِ ربیؔ کی بارشیں پیہم
تو ذکرِ احمدؐ مُرسلؐ کا اہتمام کرو

خُدا دکھائے اگر تُم کو شہرِ پاکِ رسولؐ
تو جس قدر بھی ہو ممکن وہیں قیام کرو

جو شرپسند و دریدہ دہن ہوں جھگڑالو
تو ایسے لوگوں کو تُم دُور سے سلام کرو

نصیب ہو جو تمہیں حاضری تو اے مسعودؔ
طوافِ روضۂ سرکارؐ صبح و شام کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یارب نصیب ہو درِ خیرالوریٰ کی بھیک
شہرِ رسولِ پاکؐ کی آب و ہوا کی بھیک

مِلتے ہیں جو بھی راہِ خُدا میں خُلوص سے
مِلتی ہے فضلِ رب سے اُنہی کو بقا کی بھیک

یہ بھی کرم کیا مرے پروردگار نے
مُجھ کو مِلی ہے میرے نبیؐ کی ثنا کی بھیک

سرکارؐ ہی کے نُورِ ازل سے تو مہروماہ
لیتے ہیں صبح و شام ہی نُور و ضیا کی بھیک

بارشِ انوار

دِل، جن میں میرے آقاؐ کی اُلفت ہو جاگزیں
پاتے ہیں نُورِ سرورِ دیںؐ سے جِلد کی بھیک

آقا کریمؐ رحمتِ کون و مکان ہیں
حاصِل ہے سب کو آپؐ کے جود و سخا کی بھیک

اُمّت ہے آج تیرہ شبی کے حصار میں
سرکارؐ ہو عطا اِسے نُور و ضیا کی بھیک

سرکارؐ! دِل پہ تنگ ہُوا عرصۂ حیات
مِل جائے اِس کو طیبہ میں تھوڑی سی جا کی بھیک

آنکھوں سے مَیں لگالوں اُسے سر پہ ڈال لُوں
ہاتھ آئے جو مدینہ کی خاکِ شِفا کی بھیک

بارشِ انوار

عرفانِ ذاتِ باری بتاتے ہیں آپؐ ہی
مسعُود آپؐ دیتے ہیں عِزّ و علا کی بھیک

سرکارِ کائناتؐ سے محشر کے روز بھی
مسعُود عاصیوں کو ملے گی جزا کی بھیک

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کریں گے ہم بھی اُجالا اُنہیؐ کی نعتوں سے
فروغِ نُورِ مُکمّل حضورؐ ہی ہیں فقط

شروع ازل سے بھی پہلے تھا اور رہے گا مدام
ہے جن کا ذکر مُسلسل حضورؐ ہی ہیں فقط

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ طیبہ سے ہو کے آئے ہیں
اشک مژگاں پہ اب سجائے ہیں
قلب و جاں میں دیے جلائے ہیں
راستے ہیں کہ جگمگائے ہیں
نورِ سرکارؐ کے توسّط سے
ماہ و خورشید جھلملائے ہیں
دہر میں اُنؐ کی ذاتِ اقدس نے
ظلمتوں کے نشاں مٹائے ہیں
میری سرکارؐ نے تو اے مسعودؔ
رحمتوں کے دیے جلائے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں یادِ نبیؐ بسالی ہے
ہم نے بگڑی ہوئی بنالی ہے

اُنؐ کا رُتبہ ہے مُعتبر سب سے
شاہِ بطحاؐ کی دھج نرالی ہے

اُنؐ کے جُود و سخا کی حد ہی نہیں
ساری مخلوق ہی سوالی ہے

ذکرِ ختم الرُسلؐ میں محو ہے جو
کشتی اُس نے یہاں بچالی ہے

بارشِ انوار

کہکشاں کا سوال کیوں کرتا
خاکِ کوئے نبیؐ جو پالی ہے

نامِ حسنینؓ پر ملے کچھ بھیک
بے نوا ہوں میں جھولی خالی ہے

ہیچ سب ہیں سکندر و دارا
خاکِ طیبہ بہت ہی عالی ہے

روشنی لحد میں بہت ہوگی
نسبتِ خاص ہم نے پالی ہے

میں نے مسعود پالیا اُنؐ کو
زندگی میں نے اب بنالی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرلی ہے جس نے دِل سے اِطاعت حضورؐ کی
اُس کو نصیب ہوگی شفاعت حضورؐ کی

کونین پر عیاں ہے فضیلت حضورؐ کی
جس کی نہیں مثال ہے نُدرت حضورؐ کی

دیتے رہے ہیں جس کی نوید انبیاؑ تمام
فضلِ خُدا سے ہوگئی بعثت حضورؐ کی

اُم الکتاب میں ہے کُھلا اِس کا راز بھی
کونین پر محیط ہے رحمت حضورؐ کی

بارشِ انوار

سنتے ہیں آپؐ سب کا درُود و سلام بھی
ہر لمحہ جاگتی ہے سماعت حضورؐ کی

اُس پر عیاں ہوئے ہیں سبھی رازِ معرفت
جس دِل میں ضو فگن ہوئی اُلفت حضورؐ کی

اُنؐ پر نثار ہوں تو کروں شکرِ ایزدی
ہیں جان و دِل بھی میرے امانت حضورؐ کی

اُنؐ سا کوئی امین نہیں کائنات میں
رکھتی نہیں مثال صداقت حضورؐ کی

ملتی ہیں اُس کو عزّ و عُلا کی بُلندیاں
جو شخص دِل سے کرتا ہے عزّت حضورؐ کی

بارشِ انوار

اِنسانیت کو درسِ اُخوّت بھی دے گئی
دینِ خُدا کے واسطے ہجرت حضورؐ کی

اُس کی نظر میں کیسے جچے کوئی خُوب رُو
جس کو بھی ہو نصیب زیارت حضورؐ کی

ملتی نہیں مثال کہیں بھی خُدا گواہ
رحمت شعار ایسی ہے عادت حضورؐ کی

دربارِ شاہِ دیںؐ سے بھریں جھولیاں سبھی
رکھتی نہیں نظیر سخاوت حضورؐ کی

ربِ عُلا بھی آپؐ پہ بھیجے ہے خُود درُود
جاری ہے کائنات میں مدحت حضورؐ کی

بارشِ انوار

دونوں جہاں میں اُس کا ٹھکانا کہیں نہیں
تسلیم جس نے کی نہ اِمامت حضورؐ کی

دُنیا کی اُلفتوں سے رہے بے نیاز دِل
غالب رہے ہمیشہ مَحبّت حضورؐ کی

عرشِ عُلا پہ آپؐ کے پہنچے نُقوشِ پا
اِسریٰ کی رات دیکھیے رِفعت حضورؐ کی

مخدوم بن وہ جائے گا دُنیا میں بالیقیں
کرتا رہے گا جو کوئی خِدمت حضورؐ کی

نُورِ خُدا سے ہوگئی ضوبار کائنات
جس وقت ہوگئی ہے وِلادت حضورؐ کی

بارشِ انوار

مل جائے گھر حضورؐ کے شہرِ جمیل میں
دائم نصیب ہو ہمیں شَفقت حضورؐ کی

ہوتی ہے نعتِ پاکؐ رقم جو زہے نصیب
ہے بالیقین مُجھ پہ عِنایت حضورؐ کی

آتا نہیں عذاب اگر آج قوم پر
فضلِ خُدا سے ساری ہے برکت حضورؐ کی

اعدائے حق کے سامنے اِعلانِ حق کیا
ہے دیدنی جہاں میں شُجاعت حضورؐ کی

سبطِؓ رسولِ پاکؐ جگر گوشہ بتولؓ
ہے حضرتِ حسنؓ میں شَباہت حضورؐ کی

بارشِ انوار

منسوب ہے یہ شاہِ اُمَمؐ سے زہے نصیب
اللہ کو عزیز ہے اُمّت حضورؐ کی

ملتا ہے راہِ حق کا پتا جس کے فیض سے
ہے رہنما ہماری وہ سیّرت حضورؐ کی

جس کی ضیا سے دِل ہیں منوّر زہے نصیب
بے شک وہ بے مثال ہے صوُرت حضورؐ کی

کرتے ہیں التجا ہی یہ ہم ربِ پاک سے
قائم رہے مدام یہ نِسبت حضورؐ کی

کہتے رہے یہ کافر و مومن بیک زُباں
شہکار عدل کا ہے عدالت حضورؐ کی

بارشِ انوار

ترویجِ دینِ حق کی بھی صوُرت میں آج تک
ضو ریز دیکھتے ہیں ہدایت حضورؐ کی

کردے جو دِل کو دولتِ ایماں سے سرفراز
لاریب و بالیقین ہے چاہت حضورؐ کی

بن جاتے ہیں امامِ زماں ہی وہ بالیقیں
ہوتی جنہیں نصیب ہے رأفت حضورؐ کی

ربُ العلیٰ نے سورۂ احزاب میں کہا
لاریب آخری ہے نبوّت حضورؐ کی

اُنؐ پر نثار کرتے ہیں وہ جان و دِل سبھی
مسعودؔ جن کو پیاری ہے حُرمت حضورؐ کی

بارشِ انوار

قُربت سے وہ خُدا کی بھی ہوتے ہیں فیض یاب
مسعودؔ جن کو ملتی ہے قُربت حضورؐ کی

تصدیق جس کی کرتے چلے آئے انبیاؑ
مسعودؔ چشتی ہے وہ رسالت حضورؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصور میں مرے جس دم درِ خیر الوریٰ آئے
مہک اُٹھے فضا ساری نگاہوں میں ضیا آئے

ہے دِل میں آرزو مسعودؔ چشتی فضلِ ربی سے
مرے لب پر شہِ لولاکؐ کی ہر دم ثنا آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں وہ خُوش بخت جو رحمت کے جہاں تک پہنچے
یعنی، دربارِ شہِ کون و مکاںؐ تک پہنچے

رفعتِ سرورِ عالمؐ کا ہو اِدراک کسے
صرف خالق کے سوا کون وہاں تک پہنچے

مِل گیے جن کو بھی سرکارؐ کے قدموں کے نشاں
وہی انوار سے معمور جہاں تک پہنچے

نہ رہی کوئی کمی پھر تو بہ فیضِ آقاؐ
شکرِ ایزد کہ جو ہم فیض رساں تک پہنچے

واسطے بخششِ اعمالِ سیہ طیبہ میں
سارے عالم کے سبھی پیروجواں تک پہنچے

مِل گئی جن کو بھی سرکارؐ کی مدحت کی متاع
وہ ہیں خُوش فکر وہی بختِ جواں تک پہنچے

اُنؐ کی رَحمت کی کہاں حد، کہ وہؐ ہیں۔ رَحمتِ کُل
فضلِ ربیؐ سے سبھی کون و مکاں تک پہنچے

اُن پہ سرکارؐ کرم آپؐ کا ہے سایہ فگن
نعت گو آپؐ کے جو حُسنِ بیاں تک پہنچے

مِل گئی اُن کو تو معراجِ کمالِ ہستی
جو بھی سرکارؐ کے قدموں کے نشاں تک پہنچے

مِل گیا جنّتِ بطحا میں جنھیں اِذنِ قیام
وہ تو رَحمت ہی کے پُرنُور جہاں تک پہنچے

ہے یہ سرکارؐ کا فیضانِ نظر ہی مَسعُود
ہم جو مدحت کی حسیں کاہکشاں تک پہنچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حامی جس کے شافعِ روزِ محشرؐ ہوگیے
مَسئلے آسان اُس کے پھر تو یکسر ہوگیے
تھے جہاں کے جو گدا و بے نَوا مَسعُود وہ
آپؐ کی خِدمَت میں آتے ہی تو نگر ہوگیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری جانب اِک نظر یا رَحمتہ للعالمیںؐ
سرورِ کون و مکاںؐ میرے شفیعُ المذنبیںؐ
آپؐ ہی کنزالوراؐ محبوبِؐ ربُ العالمیں
آپؐ ہی ختمُ الرسلؐ اے امامِ مُرسلیںؐ
راز وحدت کا بتایا آپؐ نے آکر ہمیں
آپؐ ہی نے کی عطا ہے دولتِ حُسنِ یقیں
آپؐ کو قاسمؐ بنایا ہے خُدائے پاک نے
آسماں سے تا زمیں سب آپؐ کے زیرِ نگیں
مدحتِ سرکارؐ کے فیض و کرم سے ایک دن
جائے گا طیبہ نگر مسعودؔ چشتی بالیقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے سرکارؐ کی جو گفت گو ہے
کلام و نُطق کی وہ آبرو ہے

جہاں میں خُوب رُو تو اور بھی ہیں
کوئی سرکارؐ جیسا خُوبرو ہے؟

جو پیرو ہو محمدؐ مصطفیٰؐ کا
وہی خُوش بخت اِنساں نیک خُو ہے

فروزاں ہے جو بزمِ آب و گِل میں
نبیؐ کے دم قدم سے رنگ و بُو ہے

بارشِ انوار

جو ہیں تسکینِ جانِ ہر دو عالمؐ
اُنہیؐ کا ذکرِ اقدس کُو بہ کُو ہے

ملے گی منزلِ ہستی ہمیں بھی
نبیؐ کے نقشِ پا کی جستجو ہے

معطر جس سے ہے بزمِ دو عالم
گلِ طیبہ ہی کی لاریب بُو ہے

ملے گی اُس کو ہی عزت جہاں میں
کہ جو بھی نیک خُو، فرزانہ جو ہے

چلو سب صدقِ دل سے اُنؐ کے پیچھے
نبیؐ کا راستا ہی خلد رُو ہے

بارشِ انوار

الٰہی، کُفر کو نابُود کر دے
یہی اِسلام کے پھر رُوبرُو ہے

کرو اِفشا نہ اپنا راز اُس پر
بچو اُس فرد سے جو راز جو ہے

ملی ہے جس کو بھی اُنؐ کی گدائی
وہی کون و مکاں میں سرخرُو ہے

سبق اِسلام کا ہے پردہ پوشی
رہے محتاط جو بھی عیب جو ہے

اُسے حاصل ہے اطمینانِ قلبی
زباں پر جس کی بھی اللہ ہُو ہے

بارشِ انوار

ہے لازم خلق کی بس خیر خواہی
ہے ظالم بالیقیں جو فتنہ جو ہے

جبیں سائی ہو اُس در کی مُیسّر
یہی مسعودؔ چشتی آرزو ہے

درِ سرکارؐ کا مسعودؔ چشتی
بہ فضلِ حق تعالیٰ نان جو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆فرزانہ جو : خُوش خلق، خُوش خُو (علمی اُردو لغت از وارث سرہندی)

☆نان جو : گدا (وضعِ اصطلاحات از مولانا وحید الدین سلیم پانی پتی)

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وابستگی حضورؐ سے یارب سدا رہے
عشقِ رسُولِ پاکؐ کی دِل میں جلا رہے

باطِل کے سامنے نہ جُھکیں پھر کبھی بھی ہم
پیشِ نظر جو نقشہ کرب و بلا رہے

ربِ انام آپ سے یہ بھی ہے التجا
سُوئے مدینہ منہ مرا وقتِ قضا رہے

دُنیا کی ہر غرض سے وہ ہوجائے بے نیاز
سرکارِ دو جہاںؐ کا جسے آسرا رہے

بارشِ انوار

تیرہ شبی و ظلمتِ شر کا ہے یہ علاج
پیشِ نگاہ اُسوہِ بدرُالدّجیٰ رہے

سرکارِ دو جہاںؐ کا جو ادنیٰ غلام ہو
کیوں اُس کے دِل سے دُور نہ خوفِ بلا رہے

اُمّت حصارِ دَشنہ و دُشمن میں ہے گھِری
باطِل سے معرکے کا اِسے حوصلا رہے

لِکھوں مَیں نعتِ سرورِ کونینؐ ہی فقط
ذکرِ حضورِ پاکؐ وظیفہ مرا رہے

حاصِل اُسے عرُوجِ دوامی ہو بالیقیں
جس پر نگاہِ شافعِ رُوزِ جزاؐ رہے

بارشِ انوار

ہے اِتحّاد ہی کی ضرورت ہمیں شدید
لازم ہے مُسلموں میں مگر رابطا رہے

مَسعُود وہ دھنی ہے مُقدّر کا بالیقیں
جو بھی گدا مدینے میں صبح و مَسا رہے

مَسعُود آرزُو ہے کہ وقتِ آخیر بھی
جاری زُباں پہ مدحتِ خیرالوراؐ رہے

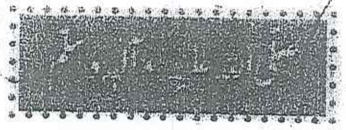

بارشِ انوار

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار جاری ہے دلِ بیدار پر
رحمتِ حق ہے گدائے احمدِ مختارؐ پر

جملہ اصحابِؓ گرامی تھے ہدایت کے چراغ
جاں نچھاور کرتے تھے سب ہی شہِ ابرارؐ پر

سرخرو روزِ جزا ہوجائے گا وہ بالیقیں
حاضری دے گا جو زائر روضۂ سرکارؐ پر

تُو بھی پڑھ مسعودؔ چشتی دم بہ دم بے حد درود
باعثِ تخلیقِ عالم سرور و سردارؐ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مومنو! سرکارِ بطحاؐ کی اِطاعت شرط ہے
واسطے قُربِ خُدا کے اُنؐ کی نِسبت شرط ہے

آپ کی خواہش اگر ہے حجِ اکبر کا ثواب
روضۂ خیرالبشرؐ کی پھر زیارت شرط ہے

رحمتِ اللہ لے لے گی تمہیں دامن میں پھر
حشر کے میدان میں اُنؐ کی شفاعت شرط ہے

سرورِ عالمؐ کا ہو جو اُمتی اُس کے لیے
احترامِ آدمیت اور عبادت شرط ہے

آگہی، اِدراک و عرفاں کے لیے تو بالیقیں
آپؐ کی چاہت، عِنایت اور عقیدت شرط ہے

دِل کا اِطمینان حاصِل ہو بفضلِ ایزدی
آپؐ پر صلوات کی پیہم سعادت شرط ہے

عظمتِ اِسلام کی اب سربُلندی کے لیے
ہر مُسلماں کے لیے ذوقِ شہادت شرط ہے

مُحسنِ اِنسانیتؐ کے ہر گدا کے واسطے
نُطق اور کردار کی لاریب عظمت شرط ہے

واسطے حمدِ الٰہی کے بہ صد عجز و نیاز
سرور و سرکارؐ کی مسعود مدحت شرط ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک وصف میں کامِل حضورؐ ہی ہیں فقط
مرے تو شوق کی منزِل حضورؐ ہی ہیں فقط

نہیں مثال دو عالَم میں میرے آقاؐ کی
کریم و اکمل و کامِل حضورؐ ہی ہیں فقط

مَیں نعتِ شافعِ محشرؐ ہی صرف لِکھتا ہُوں
مرے خیال میں شامِل حضورؐ ہی ہیں فقط

شَرَف نہیں یہ کسی اور کے لیے مُخلص
درُود و نعت کے قابلِ حضورؐ ہی ہیں فقط

بارشِ انوار

جہانِ تیرہ شبی میں خدا کا نور لیے
فروغِ رونقِ محفلِ حضورؐ ہی ہیں فقط

دعائیں لب پہ ہیں دشنام کے عوض جن کے
معاف کرنے پہ مائل حضورؐ ہی ہیں فقط

ہر ایک موجِ حوادث میں فضلِ ربی سے
ہمارے واسطے ساحل حضورؐ ہی ہیں فقط

دکھا دیا ہے ہمیں راستا ہدایت کا
ہمارے محسنِ کامل حضورؐ ہی ہیں فقط

ملے نہ منزلِ مقصود کیوں ہمیں مسعود
ہمارے رہبرِ منزل حضورؐ ہی ہیں فقط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرت کی ہوس ہے نہ میں زر مانگ رہا ہوں
"طیبہ کی طرف اذنِ سفر مانگ رہا ہوں"

سرکارؐ سے رحمت کی نظر مانگ رہا ہوں
سرکارؐ کے قدموں ہی میں گھر مانگ رہا ہوں

پہنچوں گا میں کب آپؐ کے دربار میں آقاؐ
مل جائے کسی روز خبر مانگ رہا ہوں

سرکارؐ کے قدموں سے منوّر جو ہوئے ہیں
طیبہ کی زمیں کے وہ گھر مانگ رہا ہوں

بارشِ انوار

مانگوں جو دُعا طیبہ کو جانے کی، تو پہنچوں
مَیں اپنی دُعا میں یہ اَثر مانگ رہا ہُوں

مہکائے گُلِ جاں کو مُعطر ہی جو رکھے
طیبہ کی وہ بے مثل سحر مانگ رہا ہُوں

ہو پیشِ نظر روضۂ سُلطانِ دو عالمؐ
مسعُود مَیں وہ خُلدِ نظر مانگ رہا ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی فضا تیرہ و تار اُنؐ کی ضیا سے پہلے
بعثتِ سرورِ دیںؐ بدرِ دُجیٰؐ سے پہلے

دے زُباں ربِ عُلا ایسی مجھے جس سے دُرُود
اُنؐ پہ پڑھتا ہی رہوں مَیں بھی قضا سے پہلے

دِل ہے بے تاب تڑپتا ہے زیارت کے لیے
یہ پہنچ جائے مدینے میں صبا سے پہلے

ہوکے منسُوب شہِ دیںؐ سے نبی خاکِ شفا
نہ منوّر تھی جو نقشِ کفِ پا سے پہلے

بارشِ انوار

آپؐ کی مدحتِ ضوبار کی نِسبت کے طُفیل
مل گئی دِل کو اماں، خوفِ فَنا سے پہلے

ہو نہ برباد مرے جِسم کی مٹی مولیٰ
یہ پہنچ جائے مدینے میں قضا سے پہلے

اُنؐ کی نِسبَت کے طُفیل آج مُعزّز ہم ہیں
ورنہ کچھ بھی نہ تھے ہم اُنؐ کی عطا سے پہلے

مَیں تھا کُلفت میں مگر آپؐ پہ بھیجا جو دُرود
بخش دی رب نے اماں رنج و بلا سے پہلے

مَیں نے لکھی جو غزَل مِل نہ سکا دِل کو سکوں
دِل تھا بے چین بہت اُنؐ کی ثنا سے پہلے

بارشِ انوار

تیرگی چاروں طرف پھیل گئی تھی دائم
میرے سرکارؐ کی آمد کی ضیا سے پہلے

وہؐ تو قاسمؐ بھی ہیں مسعودؐ روفؐ اور رحیمؐ
کرتے ہیں آپؐ عطا سب کو صدا سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ لُطف و عطا کی خیر ہو
مرے کنزالوراؐ کی خیر ہو
نکالا ظلمتِ باطِل سے آکر
شہِ بدرالدجیٰؐ کی خیر ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطعہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رنج و الم نے گھیر لیا اک نظر حضورؐ!
مجبور و بے نوا ہوا اک نظر حضورؐ!

فکرِ معاش، تنگیٔ دوراں، ہجومِ یاس
رنج و الم کی چھائی گھٹا اک نظر حضورؐ!

ارزاں ہوا ہے خونِ مسلماں جہان میں
دشمن ہوئے ہیں ارض و سما اک نظر حضورؐ!

امّت اسیرِ پنجۂ جور و جفا ہوئی
ہو جائے دور خوفِ بلا اک نظر حضورؐ!

مسعودِ خستہ حال کہاں جائے اب بھلا
دل اس کا بھی فگار ہوا اک نظر حضورؐ!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیدنی ہے چار سُو غارِ حرا کی روشنی
مٹ گئی ظلمت، ہوئی نورِ خدا کی روشنی

وہ دعا ہے بارگاہِ ایزدی میں باریاب
ساتھ ہو جس کے درودِ مصطفاؐ کی روشنی

اتحادِ ملّتِ اسلام ہی کے واسطے
پھر ہمیں مطلوب ہے مہر و وفا کی روشنی

جادۂ پُرنور پر اب رہ نمائی کے لیے
ہو عطا خاکِ کفِ کہف الوریٰ کی روشنی

بارشِ انوار

اِس جہانِ تیرگی میں پھر ہمیں درکار ہے
اُسوۂ خیرالبشرؐ خیرالورا کی روشنی

اُمّتِ سرکارؐ پر ہے رحمتِ ربِ جہاں
اور اِس کے ساتھ ہے اُنؐ کی عطا کی روشنی

کیا بھروسا زندگی کا، یا الٰہی ہو کرم
دیکھ پائیں ہم درِ شمس الضحیٰؐ کی روشنی

ظلمتِ باطل سے تھا ممکن نہ چھٹکارا کبھی
گر نہ ہوتی رہ نما بدرالدجیٰؐ کی روشنی

تاابد سب کو دکھائے گی صراطِ مستقیم
سیرتِ کنزالورا نورالہدیٰؐ کی روشنی

بارشِ انوار

ہو سکے گی چشمۂ فیضِ حضوری تک رسائی
ہو اگر حاصل تمھیں صدق وصفا کی روشنی

دِل منوّر ہو نہیں سکتا کسی صورت کبھی
ہو نہ جب تک دِل میں شاہِ دوسراؐ کی روشنی

آئے جب سرکارؐ طیبہ میں، تو دیکھا یہ سماں
ہر طرف ہے رحمتِ ربِ علا کی روشنی

اپنی نعتیں لے کے حاضر ہوں درِ سرکارؐ پر
کام آئی ہے خوشا شوقِ رسا کی روشنی

مِل نہیں سکتی شِفا، جب تک نہ ہو خُلدِ نظر
تشنہ دِل کو طابہ کی اطہر فضا کی روشنی

بارشِ انوار

سرورِ کونینؐ کے ہمراہ تھی ہجرت کی رات
صورتِ صدیقِ اکبرؓ میں وفا کی روشنی

آئے جب سرکارِ بطحاؐ تیرگی چھٹتی گئی
ہوگئی سایہ فگن سب پر عطا کی روشنی

یوں تو ہیں اسلام کے اوصاف سارے بے نظیر
امتیازی وصف ہے شرم و حیا کی روشنی

اُنؐ کے ذکرِ پاک سے ہے ضوفشاں فکرِ جمیل
پوچھتے ہو کیا مرے بختِ رسا کی روشنی

حضرتِ حسّانؓ کو سرکارؐ کی ہے جو عطا
مجھ گدا کو بھی عطا ہو اُس نوا کی روشنی

بارشِ انوار

جان جو بھی وار دیتے ہیں خدا کے نام پر
اُن کو ملتی ہے خدا سے پھر بقا کی روشنی

حرف ہم اسلام پر آنے نہیں دیں گے کبھی
کہہ رہی ہے یہ شہیدِ کربلاؓ کی روشنی

ہوں گے جو بھی نانِ جو سرکارؐ ہی کے بالیقیں
ہوگی حاصل اُن کو ہی روزِ جزا کی روشنی

کیوں رہے کوئی غرض پھر سیم و زر سے بھی اُسے
آپؐ سے جس کو ملی صبر و رضا کی روشنی

سرخرو ہوں گے وہی پیشِ خدائے لم یزل
ہوگی جن کو بھی عطا صلِّ علیٰ کی روشنی

بارشِ انوار

ہم دُعائے نیم شب کے ساتھ پڑھتے ہیں دُرود
لے ہی جائے گی مدینے اِس دُعا کی روشنی

وہ بھٹک سکتا نہیں فضلِ خُدائے پاک سے
مل گئی جس کو بھی راہِ حق نُما کی روشنی

ہو محافظ پھر الٰہی دُخترانِ دین کی
دُخترِ سرکارِ بطحاؐ کی رِدا کی روشنی

ہے نشانِ راہ روشن اہلِ دِل کے واسطے
حضرتِ عباسؓ شاہِ باوفا کی روشنی

منزلِ عرفانِ ہستی تک پہنچنے کے لیے
لازمی ہے دِل میں حُبِ مصطفاؐ کی روشنی

بارشِ انوار

مِل سکے گی کب کسی کو بھی شفاعت کی سَند
ہو نہ جب تک آپؐ کے لُطف و عطا کی روشنی

ہوگئے سب ضوفگن اِسریٰ کی شب کون و مکاں
دیکھ لی ہر ایک نے کنزُ الوریٰ کی روشنی

حضرتِ خواجہ اُویسؓ باصفا کو جو مِلی
اُس حضوری کی ملے آقا عطا کی روشنی

تھا نہ جب کوئی تعلق جسم کا اور رُوح کا
ہے ازل سے پیشتر بدرالدجیٰؐ کی روشنی

دِل کبھی مُردہ نہ ہونے پائے وہ تو بالیقیں
ہو اگر حاصل اُسے ذکرِ خُدا کی روشنی

بارشِ انوار

فیض سے جس کے منوّر ہیں مہ و مہر و نجوم
ہے مرے سرکارؐ کے وہ نقشِ پا کی روشنی

نعمتِ حُبِ نبیؐ کر کے عطا دِل کو مرے
دی خُدائے پاک نے عِز وعُلا کی روشنی

تھے قبائل جو ہمیشہ ہی سے سارے جنگجُو
آپؐ نے اُن کو عطا کی ہے وفا کی روشنی

تھا بھٹکتا پھر رہا انساں اندھیرے میں یُوں ہی
آپؐ نے دِکھلائی راہِ حق نُما کی روشنی

ضَو فگن دِل میں رہے دائم ہماری آل کے
اُلفتِ محبوبِؐ ربِ کبریا کی روشنی

بارشِ انوار

اُلفتِ سرکارؐ ہی کے ساتھ ہے یہ لازمی
جلوہ گر دِل میں رہے عشقِ خُدا کی روشنی

حضرتِ صدیقِ اکبرؓ، حضرتِ فاروقؓ کی
آج بھی ضَوریز ہے صدق و صفا کی روشنی

رہ نُما ہے آج بھی اہلِ نظر کے واسطے
حضرتِ عثماںؓ جنابِ مرتضیٰؓ کی روشنی

ہم رواں میں جو رہِ دُشوار پر بھی خیر سے
ہے یہ سب مسعودؔ اُنؐ کے نقشِ پا کی روشنی

التجا ربِ عُلا، ہے بہ صد عجز و نیاز
ہو عطا مسعودؔ کو دائم ثنا کی روشنی

بارشِ انوار

دی مرے سرکارؐ نے مسعودؔ جو حق کی صدا
کائناتِ ارض میں ہے اُس صدا کی روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبیؐ کو زیست کا عنواں بنالیا
بخشش کا آخرت کی بھی ساماں بنالیا
اللہ نے حضورؐ کا رُتبہ کیا بُلند
یعنی بُلا کے عرش پہ مہماں بنالیا
یہ سب حضورِ پاکؐ کی سیرت کا فیض ہے
مسعودؔ دِل کو مرکزِ عرفاں بنالیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو غُلامِ سیدِ کون و مکاںؐ ہوجائے گا
روزِ محشر کامیابِ اِمتحاں ہوجائے گا

گر ہوئی آواز اُونچی سامنے سرکارؐ کے
مخزنِ اعمال کا تیرے زیاں ہوجائے گا

جو اِطاعت دِل سے کر لے گا شہِ لولاکؐ کی
ربِ کعبہ اُس پہ بے حد مہرباں ہوجائے گا

رَحمت و انوار کی ہوں گیں وہیں تو بارشیں
ذکرِ اقدس آپؐ کا مولیٰؐ جہاں ہوجائے گا

بارشِ انوار

جو ستم سرکارؐ پر کرنے کا سوچے بھی ذرا
عقل کا اندھا ہے یکسر بے نشاں ہوجائے گا

رَحمۃ لّلعالمینؐ کی ہوگی اُلفت جس میں بھی
دِل بہ فضلِ ایزدی وہ ضوفشاں ہوجائے گا

جو درِ سرکارؐ سے اُٹھے گا وہ حرماں نصیب
دیکھنا کون و مکاں میں بے اماں ہوجائے گا

اِتباعِ سرورِ عالمؐ کرے گا جو مدام
رازِ وحدت اُس کے دِل پر ہی عیاں ہوجائے گا

جو قدم چومے گا سرکارِ دوعالمؐ آپؐ کے
راستا وہ رشکِ ماہ و کہکشاں ہوجائے گا

بارشِ انوار

بھیجو گے سرکارؐ کی خِدمت میں جب بھی تُم درُود
ہدیہ وہ نذرِ امامِ مُرسلاںؐ ہوجائے گا

واسطے اُمّت کے شاہِ دینؐ کی روزِ حساب
چشمہِ فیضِ شفاعت بھی رواں ہوجائے گا

یاد سے سرکارؐ کی آباد ہوجائے جو دِل
پھر تو ہر اِک گوشہء جاں گُل فشاں ہوجائے گا

ہوگی نِسبت جس کو بھی طابہ کے گُلشن سے مدام
اُس کے دِل سے دور ہر خوفِ خزاں ہوجائے گا

اُسوہِ خیرُالبشرؐ پر جو چلے گا خُوش نصیب
دُنیا و دیں میں یقیناً کامراں ہوجائے گا

بارشِ انوار

غم زدہ مسعودؔ ہو کیوں گرمیٔ محشر کا خوف
آپؐ کی رحمت کا تجھ پر سائباں ہو جائے گا

نسبتِ سرکارؐ سے مسعودؔ چشتی نعت گو
روزِ محشر بھی یقیناً شادماں ہو جائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ احمدؐ ہی کے وسیلے سے
پھول دِل میں بہت کھلائے ہیں
اُن سے کہہ دو جو بُغض رکھتے ہیں
دین و ایماں سبھی گنوائے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارشِ انوار

صلی اللہ [illegible] وسلم

یادِ سرکارؐ میں جو بسر ہو گئی
زندگی بس وہی معتبر ہو گئی

ذاتِ خیر البشرؐ جلوہ گر ہو گئی
ظلمتیں مِٹ گئیں اور سحر ہو گئی

چھو کے نقشِ کفِ پائے شاہِ اُممؐ
خاکِ طیبہ تو لعل و گہر ہو گئی

یاد آئی جو خلدِ مدینہ مجھے
مضطرب دِل ہوا آنکھ تر ہو گئی

بارشِ انوار

اب نہیں ہے غرض سیم و زر سے ہمیں
خاکِ طیبہ جو خُلدِ نظر ہوگئی

بے کسوں، بے نواؤں کی فریاد پر
بارشِ لُطفِ خیرُالبشرؐ ہوگئی

ہوگئی رحمتوں ہی کی بارش وہاں
اُنؐ کی چشمِ عِنایت جدھر ہوگئی

دیکھ پائی نہ نُورِ شہِ اِنس و جاںؐ
زوجۂ بُو لہب بے بصر ہوگئی

ہوکے مَس روضۂ سرورِ دینؐ سے
مُشک بار اور بادِ سحر ہوگئی

بارشِ انوار

آپؐ آئے تو تیرہ شبی چھٹ گئی
نُورِ حق کی ضیا سَر بہ سَر ہوگئی

پیش کردوں گا مَیں ہدیۂ نعت بھی
حاضری اُنؐ کے دَر پہ اگر ہوگئی

شافعِ حشرؐ سے ہوکے مُنسوب ہی
نوعِ اِنسان بھی بہرہ وَر ہوگئی

عِلم سرکارؐ سے پاکے فیضِ دوام
فکرِ نوعِ بشر نُکتہ وَر ہوگئی

ہو مُقدّر پہ نازاں نہ کیوں کہکشاں
سرورِ دیںؐ کی گردِ سفر ہوگئی

بارشِ انوار

قوم جو میرے آقاؐ کی منکر ہوئی
دونوں عالم میں وہ در بدر ہوگئی

قابلِ ناز زائر ہیں طیبہ کے وہ
حاضری جن کی بارِ دگر ہوگئی

حاصلِ زندگی ہے وہی بالیقیں
رات بطحا میں جو بھی بسر ہوگئی

ہوگیا جس میں معدوم ذکرِ خدا
سرزمیں پھر وہی بے ثمر ہوگئی

اختتامِ نبوت ہوا بالیقیں
بعثتِ شاہِ خیر البشرؐ ہوگئی

بارشِ انوار

یہ اذانِ بلالیؓ کا اعجاز ہے
سب نے دیکھا کہ روشن سحر ہوگئی

زندگی پر مسلّط تھی تیرہ شبی
آپؐ کے فیض سے دیدہ ور ہوگئی

بزمِ ہستی سراسر منوّر ہوئی
اُنؐ کی رحمت بھری جب نظر ہوگئی

ذاتِ ربِ علا کی بھی پہچان کو
سیرتِ مصطفےٰؐ راہبر ہوگئی

جس طرف چشمِ محبوبِ داور ہوئی
رحمتِ ایزدی بھی اُدھر ہوگئی

اُوج پر ہے ستارہ مرا اِن دنوں
نعتِ خیر الورا پر اثر ہوگئی

اُسوۂ شاہِ بطحاؐ پہ کر کے عمل
مُعتبر اور ذاتِ بشر ہوگئی

ہو کے منسوب بدرالدجیٰؐ سے کرن
رُو کش و رشکِ شمس و قمر ہوگئی

عالمِ غم میں اُنؐ کو پکارا جونہی
میرے کنزالوراؐ کو خبر ہوگئی

ہے منوّر مری فکر مسعودؔ اب
جب سے نعتِ نبیؐ ہم سفر ہوگئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہدیہ سلامِ محبت و عقیدت بہ بارگاہ خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ذاتِ خیر البشرؐ پر کروڑوں سلام
فخرِ جنّ و بشرؐ پر کروڑوں سلام

جو بنا مسکنِ سیّد المرسلینؐ
رشکِ جنّت نگر پر کروڑوں سلام

جس نے دیکھا وہ رُوئے جمیل و حسیں
اُس مقدّس نظر پر کروڑوں سلام

جو وسیلہ بنی نعتِ سرکارؐ میں
اُس متاعِ ہنر پر کروڑوں سلام

بارشِ انوار

جو ہے دارُالامانِ اِمیر و گدا
اُس کے ہر بام و دَر پر کروڑوں سلام

آپؐ نے سُوئے طیبہ کِیا جو سَفر
اُس کی گردِ سَفر پر کروڑوں سلام

جو رہے مُنتظِر گُنبدِ سبز کی
اُس حسیں چشمِ تر پر کروڑوں سلام

جس میں ہو ذکرِ خیر اُممؐ دم بہ دم
اُس ضیَا بار گھر پر کروڑوں سلام

ہو جو آباد یادِ شہِ دینؐ سے
اُس دِلِ مُعتبر پر کروڑوں سلام

بارشِ انوار

صُبح نے جس کی بخشی ہمیں زِندگی
اُس نگر کی سَحَر پر کروڑوں سلام

سائے میں جس کے بیعت لی سرکارؐ نے
اُس مُکرم شجر پر کروڑوں سلام

جس میں مِلتا ہے جاکر سُکون و قرار
اُس کی بادِ سَحر پر کروڑوں سلام

جو مُنوّر ہُوئی پائے سرکارؐ سے
خاکِ پا ضَو اَثر پر کروڑوں سلام

ہیں جو شاداب نخلِ مدینہ تمام
اُن کے برگ و ثَمر پر کروڑوں سلام

سُوئے طیبہ ہو مسعودؔ جب بھی سفر
اُس مُبارک سفر پر کروڑوں سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرتِ پاکِ آں جنابؐ لکھیں
نعت پر اور اِک کتاب لکھیں

مسعودؔ چشتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چہرہ نُما

تحقیق وترتیب: سیّد محمدؐ شہزاد

نام	:	سیّد اسد مسعودؔ بابُر
تخلص	:	مسعودؔ چشتی
اسمِ گرامی والدِ محترم	:	سیّد عبدالعزیز
اسمِ گرامی والدہ محترمہ	:	سیّدہ رشیدہ بی بیؒ (خلد آشیاں)
اسمِ گرامی مخدوم ومُرشدِ کریم	:	حضرت صاحبزادہ میاں سیّد محمدؐ ضمیرالحق چشتی صابری مدظلہ العالیٰ
روحانی سلاسل	:	چشتیہ، صابریہ، قادریہ، سراجیہ
تاریخِ پیدائش	:	٦/ جون ١٩٦٨ء
مقامِ پیدائش	:	چک نمبر ٧٠ گ ب - رتی رتہ شریف تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
پہلی درسگاہ	:	گورنمنٹ صابریہ سراجیہ پرائمری اسکول نمبر ٢ فیصل آباد

ابتدائی تعلیم	:	فیصل آباد، جڑانوالہ، لاہور
تعلیمی قابلیت		بی۔ایس سی (حیاتیات) جامعہ کراچی
		متعلمِ ایم۔اے (اردو ادب) جامعہ کراچی
قرآنی تعلیم	:	اُستاذِ گرامی قدر حضرت بہاول بخش سعیدی (کراچی ۱۹۸۳ء)
ازدواجی حیثیت	:	غیر شادی شدہ
مشاغل	:	☆ تحصیلِ علومِ دینی و دُنیوی
		☆ محافلِ ذکرِ ربّ العالمین عزوجل،
		☆ محافلِ میلادِ سیّدنا انیس العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم
		☆ محافلِ سماع میں شمولیت
		☆ سیاحت
		☆ شاعری
		☆ نثری ادب خصوصاً سیرتِ سیّدنا باعثِ تخلیقِ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مطالعہ
باضابطہ شاعری کا آغاز		۱۹۹۰ء بمطابق ۱۴۱۱ھ
پہلی نعتؐ کا مطلع		تسکینِ قلب اسمِ نبیؐ کا کمال ہے ذاتِ رسولؐ پیکرِ حُسن و جمال ہے

شاعری میں استاذِ گرامی		☆ اُستاذ الاساتذہ حکیم الشعراء حضرتِ راغبؔ مُرادآبادی
اعزازی خدمات	:	○ مُدیر کالج مجلّہ کائنات
		☆ اُردو میں سائنسی تدریس نمبر
		☆ پاکستان میں سائنسی ترقی نمبر
		☆ اردو ادب کی تدریس
		وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج گلشنِ اقبال، کراچی ۷۵۳۰۰

○ درج ذیل رسائل و جرائد میں نعتیہ کلام اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر مقالات کی اشاعت

☆ ماہنامہ "السّراج" فیصل آباد (ہر ماہ باقاعدگی سے ۱۹۹۳ء سے تاحال)

☆ کالج کا مجلّہ کائنات	:	وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج گلشنِ اقبال کراچی
☆ سائنسی مجلّہ	:	(سائنس کلب) وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج کراچی

☆ روحانی ڈائجسٹ۔کراچی

☆ سہ ماہی سانجھاں انٹرنیشنل لاہور

☆ اور دیگر رسائل و جرائد

○ایوارڈ : پہلے نعتیہ مجموعہ کلام "تسکینِ قلب" کی
اشاعت پر اکادمی ادبیات پاکستان، کراچی
کی طرف سے تقریبِ پذیرائی اور ایوارڈ
بمورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۹۹ء

تصانیف و تالیفات

☆ تسکینِ قلب — نعتیہ مجموعہ کلام سنِ اشاعت نومبر ۱۹۹۸ء
○زیرِ اہتمام راغب مراد آبادی اکیڈمی کراچی، پاکستان

☆ بارشِ انوار — نعتیہ مجموعہ کلام سنِ اشاعت ۲۰۰۰ء
○زیرِ اہتمام راغب مراد آبادی اکیڈمی کراچی، پاکستان

مُنتظِرِ طباعت

☆حروفِ ضَوفشاں (مقالاتِ سیرتِ سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام)

زیرِ ترتیب

☆نعتِ کنزُالورا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (نعتیہ مجموعہ کلام)

☆نام زیرِ غور (مقالاتِ سیرتِ سیدنا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

☆نام زیرِ غور (پنجابی نعتیہ مجموعہ کلام)

☆نام زیرِ غور (نعتیہ مجموعہ کلام صنعتِ توشیح میں)

کتابِ زیست کا جب اُن ﷺ سے انتساب ہُوا
حیات کا میری روشن ہر ایک باب ہُوا
نہیں حضور ﷺ کی کوئی مثال اے مَسعُودؔ
نہیں کہیں بھی نہیں آپ ﷺ سا جناب ہُوا

مَسعُود چشتیؔ

IMAMIA PRINTING FSD.